جلد ۳۴ | ۴ ماہ شہادت ۱۳۲۵ ہش | ۱۳ جمادی الاول ۱۳۶۵ ھ | ۴ اپریل ۱۹۴۶ء | نمبر ۸۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ ماہ شہادت ۔ الحمد للہ آج سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سندھ کے سفر سے دوپہر کی گاڑی سے بخیر و عافیت مع حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی اور اہلبیت تشریف لائے سٹیشن پر خدام بہ تعداد کثیر زیارت کے لئے جمع تھے۔ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو سفر کی تکان کی وجہ سے جسم میں درد ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے پاؤں میں اب درد کا تو افاقہ ہے۔ لیکن بے چینی پہلے کی نسبت زیادہ ہے۔ احباب صحت کامل کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدہ اُم ناصر احمد صاحبہ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ مکمل صحت کے لئے دعا کی جائے۔

فائنانشل سیکرٹری صاحب تحریک جدید نے دفتر اول کے بارھویں سال کے ۱۰۵۲ اور دفتر دوم کے سال دوم کے ۳۴۰ احباب کرام کی فہرست

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کے قہر سے بچنے کا طریق

"زندگی کی اصل غرض اور مقصود تو اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ مگر اس وقت میں دیکھتا ہوں کہ عام طور پر لوگ اس غرض اور مقصود کو فراموش کر چکے ہیں۔ اور کھانے پینے اور حیوانوں کیطرح زندگی بسر کرنے کے سوا اور کوئی مقصود نہیں رہا ہے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ دنیا کو پھر اصل زندگی کی غرض سے آگاہ کرے اور یا فناء قہری اسکو رجوع کرائیگی۔ اس لئے ہر ایک شخص کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف کرے۔ اللہ تعالیٰ کا خوف اسکو بہت سی نیکیوں کا وارث بنائیگا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ وہی اچھا ہے کیونکہ اس خوف کی وجہ سے اسکو ایک بصیرت ملتی ہے جس کے ذریعہ وہ گناہوں سے بچتا ہے۔ بہت سے لوگ تو ایسے ہوتے ہیں۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعام اور اکرام پر ہی غور کر کے شرمندہ ہو جاتے ہیں۔ اور اس کی نافرمانی اور خلاف ورزی سے بچتے ہیں۔ لیکن ایک قسم لوگوں کی ایسی بھی ہے۔ جو اس کے قہر سے ڈرتے ہیں۔"

"اے لوگو خدا سے ڈرو۔ اور درحقیقت اس سے صلح کر لو۔ اور سچ مچ صلاحیت کا جامہ پہن لو۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک شرارت تم سے دور ہو جائے۔ خدا میں بے انتہاء عجیب قدرتیں ہیں۔ خدا میں بے انتہاء طاقتیں ہیں۔ خدا میں بے انتہاء رحم اور فضل ہے۔ وہی ہے۔ جو ایک ہولناک سیلاب کو ایک دم میں خشک کر سکتا ہے۔ وہی ہے۔ جو مہلک بلاؤں کو ایک ہی ارادہ سے اپنے ہاتھ سے اٹھا کر دور پھینک دیتا ہے۔ مگر اس کی یہ عجیب قدرتیں ان ہی پر کھلتی ہیں جو اسکے ہی ہو جاتے ہیں۔ اور وہی یہ خوارق دیکھتے ہیں۔ جو اس کے لئے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی کرتے ہیں۔ اور اس کے آستانہ پر گرتے ہیں۔ اور اس قطرہ کی طرح جس سے موتی بنتا ہے صاف ہو جاتے ہیں۔ اور محبت اور صدق اور صفا کی سوزش سے پگھل کر اس کی طرف بہنے لگتے ہیں۔ تب وہ مصیبتوں میں ان کی خبر لیتا ہے۔ اور عجیب طور پر دشمنوں کی سازشوں اور منصوبوں سے انہیں بچا لیتا ہے۔ اور ذلت کے مقاموں سے انہیں محفوظ رکھتا ہے۔ وہ انکا متولی اور متعہد ہو جاتا ہے۔ وہ ان مشکلات میں جبکہ کوئی انسان کام نہیں آسکتا۔ ان کی مدد کرتا ہے۔ اور اسکی فوجیں انکی حمایت کے لئے آتی ہیں۔ کس قدر شکر کا مقام ہے۔ کہ ہمارا خدا کریم اور قادر خدا ہے۔ پس کیا تم ایسے عزیز کو چھوڑ دوگے؟ کیا اپنے نفس ناپاک کے لئے اس کی حدود کو توڑ دوگے۔ ہمارے لئے اسکی رضامندی میں مرنا ناپاک زندگی سے بہتر ہے۔" (الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ یکم جمادی الاول ۱۳۶۵ھ مطابق ۴ ماہ شہادت ۱۳۲۵ہش

دنیا میں ہولناک تباہیوں کا تسلسل

از جناب مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری

پانچ سال کے بعد ابھی ابھی ایک عالمگیر جنگ ختم ہوتی ہے جس نے ہزاروں عورتوں کو بیوہ اور لاکھوں بچوں کو یتیم بنا دیا ہے۔ بے شمار خاندان برباد ہو چکے ہیں۔ صدہا دیہات و شہر مٹ چکے ہیں۔ نا معلوم اس ہولناک جنگ کے اثرات کب تک باقی رہینگے یہ غیر معمولی تباہی ابھی فرزندانِ آدمؑ کی آنکھوں سے اوجھل نہیں ہوئی۔ کہ دنیا ایک ہمہ گیر قحط میں مبتلا ہو رہی ہے۔ نیز ایک نئی اور خطرناک ترین جنگ کے بادل سروں پر منڈلا رہے ہیں۔ آج حالت یہ ہے۔ کہ بے چینی و اضطراب ہر جگہ موجود ہے۔ ہر ملک کے باشندے زندگی اور موت کی کشمکش سے دوچار ہو رہے ہیں۔ قومیں اپنے اپنے مستقبل کے بارے میں متفکر ہیں۔ چھوٹے ممالک اپنے آپ کو بڑے ممالک کا لقمہ تصور کرتے ہیں اور بڑی سلطنتیں باہم درپئے آویزش ہیں۔ امن و آشتی کافور ہو چکی ہے۔ اور دلوں کا اطمینان ناپید ہو گیا ہے۔ اعتماد اور باہمی تعلقات عنقا ہو گئے ہیں۔ جدھر نگاہ کریں ایک ہاؤ ھو کا عالم ہے جس ملک کے حالات کا مطالعہ کریں وہی ایک آتش فشاں پہاڑ معلوم ہوتا ہے جس کا مواد پھٹنے کے بالکل قریب معلوم ہوتا ہے۔

عام انسان خیال کرتے ہیں کہ دنیا میں یہ تغیرات ایک اتفاقی حادثہ ہیں۔ اور یونہی خود بخود وقوع پذیر ہو رہے ہیں۔ مگر دنیا کے لاکھوں انسانوں کی یہ ہولناک تباہی اور اس کا تسلسل اتفاق پر محمول نہیں ہو سکتا اور ان سارے اہم حوادث کو کوئی سمجھدار آدمی بلا علت قرار نہیں دے سکتا۔ اس جہان کا ایک خالق ہے۔ اور اس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہو سکتا۔ ہر چیز اس کے قبضہ و اختیار میں ہے۔ اور ہر کام اس کے اذن سے ہو رہا ہے پس ناممکن ہے۔ کہ یہ تباہیاں۔ یہ بربادیاں اور یہ کشت و خون عبث ہو اور کسی خارقِ عادت انقلاب کا پیش خیمہ نہ ہو۔

ظاہر ہے کہ انسانوں کے اعمال میں خرابی پیدا ہو چکی ہے۔ اور فسق و فجور ان کی رگ و پے میں سرایت کر چکا ہے۔ وہ اپنے جرائم کے خمیازہ کے طور پر مستحق عذاب ہیں اور عذاب الٰہی اپنے مختلف رنگوں میں انسانوں پر آ رہا ہے۔ یہ عذاب گناہوں کی سزا بھی ہیں اور سنت اللہ کے مطابق ظاہر ہونے والے مامور کے انذار سے لاپرواہی کا ثمرہ بھی۔ کیونکہ اگر نسل انسان خدا تعالیٰ کی آواز پر کان دھرتی اور اپنے برے اعمال سے توبہ کرتی تو خدا تعالیٰ بڑا حلیم اور کریم ہے۔ وہ ان عذابوں کو ٹال دیتا اور زمین پر رفاہیت اور طمانیت کا دور آجاتا لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسانوں کے ظلم کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ اور اب قہری تجلی سے ہی انسان روبا صلاح ہونگے۔ بہرحال یہ عذاب آسمانی نوشتہ ہیں۔ اور خدائی پیشگوئیوں کا ظہور ہیں۔ کاش اب بھی آدمزاد اللہ تعالیٰ کے فرستادہ کے شنواہوں اور راہِ حق کی طرف رجوع کریں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی آخری کتاب "پیغام صلح" میں ۱۹۰۸ء میں ہندو مسلمانوں کو دعوتِ مصالحت دیتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔

"ایسے نازک وقت میں یہ راقم آپ کو صلح کے لئے بلاتا ہے۔ جبکہ دونوں کو صلح کی بہت ضرورت ہے۔ دنیا پر طرح طرح کے ابتلا نازل ہو رہے ہیں۔ زلزلے آ رہے ہیں۔ قحط پڑ رہا ہے اور طاعون نے بھی ابھی پیچھا نہیں چھوڑا اور جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے۔ وہ بھی یہی ہے۔ کہ اگر دنیا اپنی بد عملی سے باز نہیں آئیگی اور برے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی تو دنیا پر سخت سخت بلائیں آئینگی اور ایک بلا ابھی بس نہیں کریگی کہ دوسری بلا ظاہر ہو جائیگی آخر انسان نہایت تنگ ہو جائینگے کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیری مصیبتوں کے بیچ میں آکر دیوانوں کی طرح ہو جائینگے"۔ (رسالہ پیغام صلح صـ ۱۵)

اس عبارت کو خدا ترسی سے پڑھنے والا یقین کرے گا۔ کہ اس میں موجودہ زمانہ کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اب وقت آگیا ہے۔ کہ انسان حیرت سے کہہ رہے ہیں۔ کہ کیا ہونے والا ہے۔ مگر ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ بد عملی کو ترک کیا جائے اور برے کاموں سے توبہ کی جاوے اور خدا کے احکام کی تعمیل ہو اس کے بغیر دنیا عذاب سے نجات نہیں پا سکتی۔ انسانی ایجادات تباہی کو قریب تر کر رہی ہیں اور انسانی تدبیریں بربادی کا موجب بن رہی ہیں۔ قوموں کو صلح کے ذریعہ اور نیکوکاری کے وسیلہ امن کو قائم کرنا چاہئیے اور خدا کے پیغمبر کی آواز پر لبیک کہنا چاہئیے۔ کیونکہ یہی راہِ نجات ہے۔ و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

یوم التبلیغ برائے غیر مسلم صاحبان

۷؍ شہادت مطابق ۷؍ اپریل بروز اتوار غیر مسلم صاحبان میں تبلیغ کے لئے دن مقرر کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپنے ضروری کاموں کا حرج کر کے بھی یوم التبلیغ منایا جائے۔ یوم التبلیغ کے منائے جانے کا مفہوم یہ ہے۔ کہ تمام دن سوائے حوائج طبعی کے کوئی دوسرا ذاتی کام نہ کیا جائے اور تمام دن پیغام حق پہنچانے میں صرف کیا جائے۔ جماعتوں کو چاہئیے۔ کہ مرکز سے جو ضروری لٹریچر بھجوایا جائے۔ اسے سمجھدار طبقہ میں تقسیم کریں۔ اور ہر ایک سے عہد لیں۔ کہ وہ اسے پڑھ کر اس پر غور کرے گا۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے قربانی کرو

تعلیم الاسلام کالج کی توسیع کے لئے دولاکھ روپیہ کی ضرورت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز توسیع کالج کی تحریک میں فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ سے "دعائے کامیابی کرتے ہوئے میں جماعت احمدیہ کے مخلص افراد سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس کام کے لئے دل کھول کر چندہ دیں۔ اور یہ دولاکھ کی رقم اس سال میں پوری کر دیں تاکہ یہ کام بہ تمام و کمال جلد مکمل ہو کر اسلام کی ایک شاندار بنیاد رکھی جائے"۔ چنانچہ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں دفتر ہذا کی طرف سے جماعتوں کو اور بعض معزز افراد کو ایک چٹھی بھجوائی جا رہی ہے۔ احباب کو چاہئیے کہ اسکے ملتے ہی مہربانی کر کے جہاں تک ہو سکے جلد اپنے اور اپنے زیر اثر احباب سے وعدے لیکر دفتر ہذا کو بھجوا دیں۔ جو وعدے دفتر ہذا میں وصول ہونگے ان کی اطلاع حضرت کے حضور دعا کے لئے وقتاً فوقتاً پیش کی جاتی رہیگی۔ (ناظر بیت المال)

"آوارگی بچپن میں پیدا ہوتی ہے ——— اور یہ سب بیماریوں کی جڑ ہے"۔ (ارشاد حضرت امیر المومنین) مہتمم اطفال

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے

مخالفین کو انعامات

بخاری شریف میں منجملہ مسیح موعود کی اور علامتوں کے ایک علامت یہ بھی لکھی ہے۔ کہ وہ لوگوں کو مال دینگے لیکن کوئی مال قبول نہ کرے گا۔ حضرت مسیح دنیا میں تشریف لاکر ایسے ایسے معجزنما کام کرینگے۔ اور مال کثیر کے وعدے دینگے۔ کہ جو شخص فلاں کام کرے اسے اتنا انعام اور جو فلاں کام کرسکے وہ اتنے انعام کا مستحق۔ لیکن کوئی شخص وہ کام کرکے اس انعام کو قبول نہیں کریگا۔

چنانچہ جب ہم اس معیار کے مطابق حضرت اقدس کے اس دعویٰ مسیحائی کو پرکھتے ہیں۔ تو آپ کی صداقت سورج کی طرح ظاہر و باہر ہو جاتی ہے حضرت اقدس نے ایک کتاب براہین احمدیہ نام لکھی۔ اور کہا کہ دنیا کا کوئی انسان خواہ عیسائی ہو یا موسائی آریہ ہو یا برہمو ہر ایک کو ہماری طرف سے چیلنج ہے۔ کہ وہ اس کتاب کا رد لکھے۔ اور واقعی طور پر اس کا ابطال کرے لیکن کوئی نہ بولا۔ پھر غیرت دلائی۔ کہ تمہارے لئے چپ رہنا بڑی ذلت کا مقام ہے۔ تب بھی اثر نہ ہوا۔ تو انعام کا لالچ دیا۔ کہ جو شخص اس کے پانچواں حصہ کا بھی رد کرے۔ تو میں اسکو اپنی تمام جائداد قیمتی دس ہزار روپیہ دینے کو تیار ہوں مگر کیا کوئی مرد میدان نکلا۔ جس نے وہ انعام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک سے لیا ہو۔ پھر مسلمانوں کی طرف توجہ کی۔ اور سر الخلافہ اور کرامات الصادقین۔ اعجاز احمدی نور الحق جیسی بے نظیر کتابیں لکھیں۔ اور بڑی تحدی کے ساتھ دعوے کیا۔ کہ دنیا کے کسی فرد بشر میں یہ طاقت نہیں۔ کہ وہ ایسی پُر فصاحت و بلاغت کتابیں لکھے۔ خواہ وہ عربی یا مصری یا شامی ہو یا مغربی۔ پھر صرف فرداً فرداً نہیں۔ بلکہ سب مل کر لکھیں۔ تب بھی ان کی طاقت سے باہر ہے۔ پھر تحریص کے طور پر انعام مقرر کیا۔ اور ہزاروں ہی دیئے گئے۔ مگر کیا کسی فصیح و بلیغ مصری یا بیروتی نے لبیک کا نعرہ بلند کیا۔ یا کسی نے اس رقم عظیم کو قبول کیا۔ ہرگز نہیں۔

مصریوں کو جانے دو۔ اپنے ملک ہندوستان کو لے لو۔ کیا مولوی نذیر حسین صاحب رئیس المکفرین اور مولوی محمد حسین صاحب امام العاندین۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب رئیس السابین نے (جو سلسلہ احمدیہ کے استیصال میں ناخنوں تک زور لگا چکے ہیں۔) کوئی کتاب لکھی۔ کوئی رسالہ شائع کیا۔ کوئی دو ورقہ پیش کیا۔ کہ لیجئے صاحب آپ کی عبارت سے بڑھ کر فصیح و بلیغ عربی ہم نے لکھی ہے۔ دوسروں پر نکتہ چینی کرنی آسان ہے۔ اور جھوٹ موٹ کی غلطیاں دکھانی سہل ہیں۔ مگر مقابلہ کرنا ناممکن ہے

پھر آتھم والا معاملہ پیش ہوا کہ آتھم نے مدت معینہ میں اسلام کی طرف رجوع کیا۔ اس لئے وہ موت سے بچ گیا۔ آتھم نے انقضاء موت کے بعد دلیری سے انکار کیا۔ کہ میں نے ہرگز رجوع نہیں کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک آسان فیصلہ کیا۔ کہ اچھا اگر تم نے رجوع نہیں کیا۔ تو قسم کھا جاؤ۔ پھر ایک سال تک زندہ رہ جاؤ۔ تو میں کاذب۔ اس نے قسم کھانے سے انکار کیا۔ تو آپ نے غیرت دلائی عیسائی اخباروں نے بھی اس کو ابھارا۔ مگر اس کی ہمت نہ بندھی۔ آپ نے کہا۔ کہ قسم کھاؤ۔ اور ایک ہزار روپیہ دم نقد حاضر خدمت ہے۔ مگر وہ بندۂ خدا آمادہ نہ ہوا۔ آپ نے کہا اچھا دو ہزار دینے کو تیار ہوں۔ تب بھی اسے اثر نہ ہوا۔ آپ نے تین ہزار دینا منظور کیا۔ تب بھی اس نے قسم نہ کھائی۔ آخر آپ نے کہا قسم کھاؤ اور چار ہزار روپیہ لے لو۔ مگر کیا آتھم نے اس جری اللہ کے اس گراں قدر عطیہ کو قبول کیا۔ اور وہ قبول بھی کس طرح کرتا۔ کیا حدیث کی علامات نے یونہی جانا تھا۔ پھر آپ نے لاہور میں صلح کا پیغام دیا۔ اور برادران وطن کو کہا۔ کہ تم ہمارے رسول کو خدا کا برگزیدہ سمجھو۔ اور بدزبانی سے باز آؤ۔ ہم تمہارے رام چندر و کرشن وغیرہ کو خدا کا نبی مانتے ہیں۔ اور کبھی ان کے حق میں ہتک آمیز الفاظ استعمال نہیں کرینگے۔ اگر ہماری طرف سے بدعہدی ظہور میں آئے۔ تو ہم تین لاکھ روپیہ دینے کو تیار ہیں۔ کیا اس انعام کو اس کی شرطوں کے مطابق کسی آریہ سناتنی اور سکھ نے لینے کی کوشش کی۔ کیا اس کرشن ثانی کے عطیہ کو قبول کیا۔ ہرگز نہیں۔

غرض سوچنے کی بات ہے کہ آپ نے دنیا کی تمام قوموں میں بڑی فراخدلی کے ساتھ انعام بانٹا اور سینکڑوں سے لے کر لاکھوں تک رقم مقرر کی۔ بلکہ اپنی تمام جائداد بھی پیش کی۔ مگر کیا کسی دہریہ برہمو۔ آریہ۔ سناتنی عیسائی موسائی اور نام کے مسلمانوں نے وہ انعام اور بخشش قبول کی۔ حاشا وکلا۔

کیا اس بات سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ حدیث نبوی کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خدا کے سچے مسیح موعود و مہدی مسعود ہیں۔ جن کے نزول کا وعدہ خدا تعالے نے اپنے رسول کے ذریعہ مسلمانوں سے کیا تھا:۔

ذیل میں دو خاص انعامات کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خدام کے الفاظ میں کیا جاتا ہے۔

بیس ہزار روپیہ

تبلیغ رسالت جلد ہفتم صفحہ ۷۵ پر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات پر بحث کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"غرض ان لوگوں نے یہ عقیدہ اختیار کرکے چار طور سے قرآن شریف کی مخالفت کی ہے۔ اور پھر اگر پوچھا جائے۔ کہ اس بات کا ثبوت کیا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اپنے جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چڑھ گئے تھے۔ تو نہ کوئی آیت پیش کر سکتے ہیں۔ اور نہ کوئی حدیث دکھلا سکتے ہیں۔ صرف نزول کے لفظ کے ساتھ اپنی طرف سے آسمان کا لفظ ملا کر عوام کو دھوکہ دیتے ہیں۔ مگر یاد رہے کہ کسی حدیث مرفوع متصل میں آسمان کا لفظ پایا نہیں جاتا۔ اور نزول کا لفظ محاورات عرب میں مسافر کے لئے آتا ہے۔ اور نزیل مسافر کو کہتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے ملک کا بھی یہی محاورہ ہے۔ کہ ادب کے طور پر کسی وارد شہر کو پوچھا کرتے ہیں۔ کہ آپ کہاں اترے ہیں۔ اور اس بول چال میں کوئی بھی یہ خیال نہیں کرتا۔ کہ یہ شخص آسمان سے اترا ہے اگر اسلام کے تمام فرقوں کی حدیث کی کتابیں تلاش کرو۔ تو صحیح حدیث تو کیا کوئی وضعی حدیث بھی ایسی نہیں پاؤ گے۔ جس میں یہ لکھا ہو۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے اور پھر کسی زمانہ میں زمین کی طرف واپس آئیں گے۔ اگر کوئی ایسی حدیث پیش کرے۔ تو ہم ایسے شخص کو ۲۰۰۰۰ روپیہ تک تاوان دے سکتے ہیں۔ اور توبہ کرنا اور اپنی تمام کتابوں کو جلا دینا اس کے علاوہ ہوگا۔ جس طرح چاہیں تسلی کرلیں"۔

دو ہزار دو سو پچیس روپے

چھ احمدیہ جماعتوں اور بیس مخلص افراد جماعت احمدیہ کی طرف سے دو ہزار، پانچ سو پچیس روپے آٹھ آنے کا انعام مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی پر آخری حجت یعنی بلاشرط مباہلہ کی دعوت کا

اشتہار شائع کیا گیا جس میں لکھا۔

"یہ امر بوضاحت بیان ہو چکا ہے۔ کہ میاں محمد حسین بٹالوی ہی جناب حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کی تکفیر کا اصل محرک اور بانی ہوا ہے۔ اور باقی تمام مکفرین نے اس کی یا اس کے استاد میاں نذیر حسین دہلوی کی پیروی کی ہے۔ اس لئے اسی کو اس درخواست مباہلہ میں مخاطب کیا گیا ہے۔ چونکہ اس نے حضرت اقدس میرزا صاحب سلمہ ربہ کی تکفیر اور تکذیب پر حد سے زیادہ زور مارا ہے۔ اور باوجودیکہ وہ اپنی ناکامیوں اور حضرت اقدس کی کامیابیوں کو بار بار دیکھ چکا اور بہت سے نشانات بھی ملاحظہ کر چکا ہے۔ مگر اپنی غلطی کا اعتراف نہیں کرتا۔ اسلئے اس کو مباہلہ کی دعوت کی جاتی ہے۔ جو آسمانی اور خدائی فیصلہ ہے۔ یہ مباہلہ بدوں کسی قسم کی شرط کے ہوگا۔ اور اگر ایک سال کے اندر نتیجہ مباہلہ ہمارے حق میں نہ ہوا۔ اور ایک اثر قابل اطمینان ہماری تائید میں ظہور میں نہ آیا۔ تو رقم مندرجہ بالا جو پہلے سے جمع کرا دی جاویگی انکو بطور نشان کامیابی ان صاحبوں کی طرف سے دی جاویگی جنہوں نے وہ مقرر کی ہے......

اے آسمان گواہ رہ اور اے زمین سن رکھ کہ حجت پوری کر دی گئی۔ اور ہم تمام اہل اسلام کی خدمت میں نہایت ادب سے التماس کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر اب بھی میاں محمد حسین صاحب فیصلہ کی سیدھی راہ پر نہ آئیں۔ تو پھر آپ خود انصاف کرلیں کہ سچ کس کے ساتھ ہے"

(۱) اخیر نومبر ۱۸۹۸ء تک کسی وقت منظوری مباہلہ کی درخواست مطبوعہ یا تحریری بصیغہ رجسٹری ہمارے پاس بھیجدیں۔ (۲) ان کی درخواست موصول ہونے اور تین ہفتہ کے اندر کل روپیہ انجمن حمایت اسلام لاہور یا اگر وہ چاہیں تو بنگال بنک میں جمع کرا دیا جاوے گا۔ (۳) روپیہ جمع کرا دینے کے بعد ایک ہفتہ کے اندر تاریخ مقرر ہو کر بمقام بٹالہ بلا کسی قسم کی شرط کے مباہلہ ہو جائیگا۔" (تبلیغ رسالت جلد ہفتم صفحہ ۷۹-۸۰)

(خاکسار العباد محمد ابراہیم احمدی مشنری از لنڈن مسجد)

ذکرِ حبیب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہلی اور مجلسی زندگی

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی جلسہ سالانہ کی تقریر

(۲)

جود و سخا

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلقِ جود و سخا کی ایک مثال بطور نمونہ بیان کرتا ہوں۔

ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس بکریوں کا ایک ریوڑ جمع ہو گیا۔ جس میں پوری ایک سو بکریاں تھیں۔ کوئی بدوی عرب جو وہاں سے گذر رہا تھا جب اس نے اس ریوڑ کو دیکھا تو لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ سو بکری کس کی ہیں۔ اس کو بتایا گیا۔ کہ یہ بکریاں محمد کی ہیں اس پر وہ حیرانی سے کہنے لگا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) بہت بڑا آدمی ہو گیا کیونکہ اس کے پاس سو بکری ہے۔ اتفاق سے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کی یہ بات سن لی۔ آپ باہر تشریف لائے اور اس بدوی کو مخاطب کر کے فرمایا کیا سو بکری کے مالک ہونے سے کوئی بڑا آدمی بن جاتا ہے۔ اس نے کہا بیشک بن جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا ہم تم کو بڑا آدمی بنا دیتے ہیں۔ تم یہ سو بکریاں لے جاؤ۔ ہم نے تم کو دے دیں اب تم ان کے مالک ہو وہ شکریہ ادا کرتا ہوا بکریاں لے گیا اور اپنی بستی میں پہنچکر ایک ٹیلے پر چڑھ گیا۔ اور وہاں سے اپنے قبیلے کے تمام آدمیوں کو بلایا جب سب جمع ہو گئے تو اس نے کہا کہ میرے پاس تمہارے لئے ایک پیغام ہے۔ اور وہ یہ کہ ایک شخص نے جس کا نام محمد ہے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور میں یقین کرتا ہوں۔ کہ وہ خدا کا بھیجا ہوا پیغمبر ہے۔ کیونکہ میں نے اس کی تعریف کی تھی کہ وہ سو بکریوں کا مالک ہونے کے سبب بڑا آدمی ہے تو اس نے وہ سو بکری مجھے دے دیں ایسا دل گردے کا آدمی سوائے سچے نبی کے ہو نہیں سکتا۔ پس میں اس پر ایمان لایا اور تم سب بھی اس پر ایمان لاؤ۔ چنانچہ وہ تمام قبیلہ مسلمان ہو گیا۔

صفت جود و سخا میں یہی رنگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔ جب ہندوستان میں پیشگوئی کے مطابق طاعون کا مرض پھیلا اور پنجاب میں بھی اس کے کیس ہونے لگے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے لئے ایک دوائی تیار کی جس میں کونین جدوار کافور کستوری مروارید اور بہت سی قیمتی ادویہ ڈالی گئیں اور کھرل کر کے چھوٹی چھوٹی گولیاں بنالی گئیں جو سیاہ رنگ کی تھیں اس کا نام تریاقِ الٰہی رکھا گیا جب وہ گولیاں تیار ہو گئیں تو آپ نے اس کو ایک ٹین میں بھر کر اپنی نشستگاہ کے کمرے میں رکھ لیا میرا خیال ہے کہ وہ گولیاں ایسی قیمتی تھیں کہ فی گولی ایک روپیہ سے کم خرچ نہ ہوا ہوگا۔ لیکن وہ سب کی سب آپ نے مفت تقسیم کیں میں نے دیکھا کہ اپنے دوست کیا بلکہ بعض مخالف ہندو بھی آکر مانگتے کہ حضور ہمیں تھوڑا سا تریاق الٰہی دیں۔ تو آپ مٹھی بھر کر ان کو خندہ پیشانی کے ساتھ عطا کر دیتے۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک چھوٹی سی نہایت خوشخط حمائل تھی جو آپ کو بہت پسند تھی۔ کیونکہ اس کا خط باوجود باریک ہونے کے بہت واضح اور خوشنما تھا ایک شخص نے جب وہ حمائل آپ کے پاس دیکھی تو اس نے عرض کیا کہ حضور یہ حمائل مجھے عنایت کر دیں حضور نے فوراً اسے دے دی۔

آپکی جود و سخا کے اس قسم کے بہت سے واقعات ہم نے حضور کی زندگی میں دیکھے۔

عبداللہ عرب کا واقعہ

حضور کی دریا دلی کا ایک اور واقعہ ذکر کرتا ہوں۔ سنہ ۱۹۰۳ء کے قریب کا واقعہ ہے۔ کہ ایک عرب صاحب عبداللہ نام ساکن بغداد قادیان آئے اور کچھ عرصہ یہاں رہ کر احمدی ہو گئے۔ اور حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ سے طب پڑھ کر واپس اپنے وطن چلے گئے۔ وہاں انہوں نے اپنے آپ کو بجائے عرب کہنے کے ہندی کہا۔ کہ میں ہندوستان میں قادیان کا رہنے والا ہوں۔ اور قادیان میں میرا ایک باغ ہے۔ معلوم نہیں کیا وجہ ہوئی۔ کہ بغداد کی گورنمنٹ نے اس کو گرفتار کر لیا۔ اور اس کے متعلق ایک تفتیش گورنمنٹ ہند کے ذریعے سے یہاں پہنچی۔ ہمیں جب اس کی خبر ہوئی۔ تو میں نے ایک دن مسجد مبارک میں حضور کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ عبداللہ عرب نے بغداد میں ترکی حکومت سے یہ کہا ہے۔ کہ قادیان میں میرا ایک باغ ہے۔ میں نے تو اس رنگ میں یہ تذکرہ کیا۔ کہ عرب صاحب کو ایسا نہ کہنا چاہئیے تھا لیکن حضور نے مجھے فرمایا مفتی صاحب معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ کسی مصیبت میں گرفتار ہے۔ اگر اس طرح وہ اس مصیبت سے بچ سکتا ہے۔ تو ہم یہ باغ اس کو دینے کیلئے تیار ہیں۔ آپ سمجھ لیں۔ کہ باغ اسی کا ہے۔ اور اگر کوئی تفتیش کرنیوالا آپ کے پاس آئے۔ تو بیشک آپ کہہ دیں کہ باغ اس کا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دل جود و سخا میں اور اپنے مریدین کو مصائب سے بچانے کی ہمت میں کیسے اعلےٰ مقام پر تھا۔ کل امور نیت پر موقوف ہوتے ہیں۔ جب آپ نے یہ نیت کر لی کہ وہ آئے۔ تو باغ اس کو دید ینگے۔ تو یہ کہنا بیجا نہ تھا۔ کہ باغ اس کا ہے۔

انبیاء اختلاف مٹانے آتے ہیں

انبیاء کی بعثت کی اصل غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ مخلوق کی اصلاح کریں۔ ان کو راہ ہدایت پر لائیں۔ ان سے بدیاں چھڑا کر نیکیاں اختیار کرائیں۔ ان کو ایسے راستہ پر چلائیں۔ کہ وہ الہیٰ رضامندیوں کو حاصل کرتے ہوئے بالآخر جنت میں داخل ہو جائیں۔ انبیاء کے اس کارنامہ اصلاح کے لحاظ سے ان کا نام مصلح اور ہادی ہو سکتا ہے۔ لیکن ان کو نبی کیوں بنایا جاتا ہے۔ نبی کے تو معنے ہیں پیشگوئیاں کرنے والا۔ پیشگوئی کرنے کے کام کو اصلاح سے اور ہدایت سے کیا تعلق ہے۔ اگر ایک شخص پیشگوئیاں کرتا ہے۔ اور اس کی پیشگوئیاں درست بھی ہو جاتی ہیں۔ تو اس سے مخلوق کو کیا حاصل۔ سو واضح ہو۔ کہ عموماً کسی نبی کے ظہور کے وقت بہت سے مذاہب پہلے سے موجود ہوتے ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک مذہب اس امر کا مدعی ہوتا ہے۔ کہ وہی سچا ہے اور اسی کی پیروی سے لوگوں کو بہشت ملے گا۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ بعثت میں یہود۔ عیسائی صابی۔ ہنود۔ بدھ۔ پارسی وغیرہ سب موجود تھے۔ اور ہر ایک یہ دعوےٰ کرتا تھا کہ ان کے دین میں داخل ہونے والے بعد الموت بہشت میں داخل ہوں گے۔ ہر ایک پیشگوئی کر رہا تھا۔ مگر اس کی پیشگوئی اگلے جہان کے متعلق تھی۔ اس جہان میں پورا ہونے والی کوئی پیشگوئی وہ نہ کرتے تھے۔ لیکن حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بہت سی پیشگوئیاں اس جہان میں پوری ہونے والی بھی کیں۔ جو اسی دنیا میں لوگوں کے دیکھتے دیکھتے پوری ہو گئیں مثلاً آپ کا مکہ فتح کرنا آپ کے عہد میں کسریٰ کا ہلاک ہونا۔ اور رومیوں کا اول مغلوب ہونا پھر غالب ہونا وغیرہ جس سے ظاہر ہوا۔ کہ آپ کی پیشگوئیاں سچی ہوتی ہیں۔ اس واسطے دوسرے جہان کے متعلق بھی آپ کی ہی پیشگوئی سچی ہوگی۔ کہ جو اسلام قبول کرے گا وہی جنت میں جائیگا۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ کہ کسی شخص کو ایک ہزار روپے کی ضرورت ہو۔ اور وہ ایک ساہوکار کے پاس جائے۔ اور اس سے ہزار روپیہ قرض مانگے۔ مگر ساہوکار کہے کہ یہاں قادیان میں تو میرے پاس کچھ نہیں۔ تم میری ہنڈی لے کر امرتسر چلے جاؤ۔ تو وہاں تم کو ایک ہزار روپے مل جائیں گے۔ ایک دوسرا ساہوکار کہتا ہے۔ کہ پہلے ساہوکار نے تم سے جھوٹ کہا۔ اس کی ہنڈی امرتسر میں نہیں چل سکتی۔ تم ہماری ہنڈی لے کر جاؤ۔ تو تم کو ضرور امرتسر میں روپیہ مل جائیگا۔ اسی طرح کئی ساہوکار قادیان میں ملتے ہیں وہ سب کے سب امرتسر میں روپیہ دینے کا وعدہ کرتے ہیں۔ مگر یہاں کچھ نہیں دیتے۔ لیکن ان میں سے صرف ایک ساہوکار ایسا ہے۔ جو کہتا ہے۔ کہ یہاں بھی جس قدر ضرورت ہو لے لو۔ اور امرتسر ہماری ہنڈی لے جاؤ۔ وہاں بھی جس قدر ہم لکھ دینگے مل جائے گا۔

مسیح موعود حکم و عدل

بجنسہ یہی حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہوا۔ آپ کے ظہور کے وقت عیسائی آریہ۔ سناتنی۔ بدھ پارسی۔ یہودی اور تمام دیگر مذاہب کے لوگ سب یہ پیشگوئی کر رہے تھے۔ کہ وہی داخل جنت ہوگا۔ جو ہمارے مذہب پر چلے گا۔ اور ہماری مقدس کتابوں کی ہدایات پر عمل پیرا ہوگا۔ اگر ان سے پوچھا جائے۔ کہ کیا تمہارے مذہب میں کوئی ایسا آدمی ہے۔ جو اس زندگی میں اپنے مذہب کی سچائی کے واسطے کوئی نشان دکھلائے۔ تو سب کا یہی جواب ہوتا۔ کہ نشان دکھلانے والے نبی۔ پیغمبر ولی۔ اوتار۔ پہلے زمانوں میں گزر گئے۔ اب کوئی نہیں۔ لیکن مسلمانوں میں سے اور مسلمانوں کے بھی بہتر فرقوں میں سے صرف ایک شخص نے یہ دعوےٰ کیا۔ کہ میں خدا تعالےٰ کے اذن اور تائید سے ایسے نشان دکھاتا ہوں جن کا مقابلہ اور کسی مذہب کا کوئی آدمی نہیں کر سکتا۔ اور خدا سے خبر پاکر ایسی پیشگوئیاں کرتا ہوں جو تمہارے دیکھتے ہوئے تمہارے سامنے پوری ہو جائیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وحی الہیٰ کے ماتحت کثرت سے ایسی پیشگوئیاں کیں جن کو بروقت سننے والے اور پورا ہوتا ہوا دیکھنے والے لاکھوں آدمی موجود ہیں۔ پس مختلف مذاہب کے درمیان جو اختلافات تھے اور مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں جو اختلافات تھے۔ وہ تمام کے تمام یک قلم اس دلیل سے مٹ گئے کہ وہ شخص جو ہمارے زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوا ہے۔ اس کے تمام افعال اور تمام حرکات اور تمام سکنات الہیٰ رضامندی کے ماتحت ہیں پس جو کچھ وہ کہتا اور جو کچھ وہ کرتا اور جو کچھ وہ حکم فرماتا ہے۔ وہ سب سچ اور حق ہے۔ اور اسی کی پیروی کرنے سے انسان کو خدا تعالےٰ کی رضامندی اور جنت میں دائمی رہائش حاصل ہو سکتی ہے۔

حجر اسود لگانے کا جھگڑا

مختلف قوموں اور فرقوں اور قبیلوں کے درمیان باہمی مصالحت اور موافقت پیدا کرنے اور جھگڑوں اور لڑائیوں سے اُن کو بچانے کے واسطے حضرت نبی کریم محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بہت سے کارنامے تاریخوں میں مندرج ہیں ابھی آپکی چھوٹی عمر تھی۔ جب کہ خانہ کعبہ عمارت میں مرمت کے وقت مختلف قبائل میں جھگڑا ہو گیا۔ کہ حجر اسود کون اٹھا کر اپنی جگہ پر رکھے۔ ہر شخص چاہتا تھا۔ کہ اس خدمت کا فخر اسی کو حاصل ہو۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ تلواریں کھنچ گئیں۔ آخر ایک بزرگ نے جو سب سے زیادہ معمّر تھے یہ رائے دی کہ کل صبح جو شخص سب سے پہلے حرم میں آئے وہی ثالث قرار دیا جائے۔ سب نے یہ رائے تسلیم کی دوسرے دن تمام قبائل کے معزز آدمی موقعہ پر پہنچے۔ حکمت الہیٰ یہ ہوئی۔ کہ سب سے پہلے جس پر لوگوں کی نظریں پڑیں وہ چہرۂ محمدی تھا۔ آپ نے فرمایا جو قبائل اس حق کے دعویدار ہیں۔ ان کا ایک ایک سردار منتخب ہو کر آگے آئے حضور نے ایک چادر بچھا کر حجر اسود کو اس میں رکھ دیا۔ اور سرداروں کو کہا کہ سب مل کر چادر کو اٹھائیں جب چادر موقعہ کے برابر آگئی۔ تو حضور نے حجر اسود کو اٹھا کر نصب فرما دیا۔ اور اس طرح ایک سخت لڑائی آپ کے حسن تدبیر سے رک گئی۔

ایسا ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھی کئی ایک ایسے کارنامے ہیں جن سے مختلف قوموں اور مذہبوں کے درمیان باہم مصالحت پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً آپ نے یہ تجویز کی کہ مختلف مذاہب کے لوگ اپنی تقریروں اور تحریروں میں دوسرے مذاہب پر حملہ نہ کیا کریں۔ صرف اپنے مذہب کی خوبیاں اپنی کتابوں سے دلائل دے کر پیش کیا کریں۔ چنانچہ جلسہ مذاہب جو لاہور میں ۱۸۹۶ء میں ہوا تھا۔ اور اس میں آپ کا مضمون سب پر بالا رہا تھا۔ اس جلسہ کی تقریروں میں اسی شرط پر عمل کیا گیا۔ اور اس واسطے باوجود شدید اختلافات کے وہ جلسہ بڑے امن سے اختتام پر پہنچا۔

ایسا ہی حضور نے مسئلہ جہاد کی تشریح کر کے اور یہ سمجھا کر کہ چونکہ برٹش حکومت نے ہمیں مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔ اس واسطے ان کے ساتھ لڑائی کرنا جائز نہیں حکومت اور مسلمانوں کے درمیان ایک مصالحت کرا دی اور مسلمانوں کو منافقت سے اور تباہی سے بچا لیا۔

اسی مصالحت بین الاقوام کی کوشش میں حضور کا آخری لیکچر لاہور میں بنام پیغام صلح ہوا۔ اور اسی بنا پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے۔ یوم النبیؐ۔ اور یوم پیشوایانِ مذاہب کے جلسوں کی بنیاد رکھی۔

وحدت دینی کا قیام

جیسا کہ حضرت محمد مصطفےٰ

صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تمام انبیاء اور تمام کتب سماوی پر ایمان لانا ضروری قرار دے کر ایک وحدتِ دینی قائم کردی تھی۔ ایسا ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانہ میں جبکہ مسلمان اور عیسائی اور یہودی اور ہندو ایک دوسرے کے بزرگوں کو برا کہہ کر ملک میں بے امنی اور شورش پھیلا رہے تھے۔ اس زریں اصول کی طرف سب کی رہنمائی کی۔ کہ تمام ادیان کے نبی اور انبیاء سب سچے اور قابل تعظیم تھے اور ان کی تعلیمات برحق اور ان کی قبولیت اللہ تعالے کی طرف سے تھی۔ اور یہی قبولیت ان کی سچائی کی دلیل تھی۔ اسی طرح مختلف مذاہب کی باہمی مصالحت اور امن و امان کی ایک یقینی اور پختہ بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانہ میں قائم کردی۔

بھائیوں سے حسن سلوک

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک بھائی تھے۔ جو آپ سے عمر میں بڑے تھے۔ ان کا نام مرزا غلام قادر تھا۔ مرزا غلام قادر صاحب کے گھر میں مرزا نظام الدین و مرزا امام الدین کی ہمشیرہ صاحبہ بیاہی ہوئی تھی۔ مرزا غلام قادر صاحب کی اپنی کوئی اولاد نہ تھی۔ اس واسطے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بڑے صاحبزادے مرزا سلطان احمد کو اپنا متبنّیٰ اور وارث بنا لیا۔ اور اپنی جائیداد سکنی اور زرعی جو آپ کے بھائی کے حصہ میں آسکتی تھی۔ سب ان کو دے دی۔ اور مرزا سلطان احمد کے متبنّیٰ ہونے پر جو دستاویز لکھی گئی اس پر اپنی رضامندی کے دستخط کر دیئے۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے گھر کے ملحق ایک چھوٹی سی مسجد بنانی چاہی۔ جو وحی الٰہی کے مطابق مسجد مبارک کے نام سے مشہور ہے۔ تو اس مسجد کی غربی دیوار مرزا امام الدین و مرزا نظام الدین کے ملحقہ مکان کی دیوار پر کھڑی کی گئی۔ چونکہ یہ ہر دو مرزا صاحبان مذہبی طور پر حضور کی ہمیشہ مخالفت کیا کرتے تھے۔ اس واسطے کسی نے حضور سے عرض کیا۔ کہ حضور نے مسجد کی یہ دیوار مخالفوں کی دیوار پر کھڑی کردی ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ اس پر اعتراض کریں۔ حضور نے فرمایا۔ وہ کیا اعتراض کرسکتے ہیں۔ ہم نے تو ان کی بہن کو نصف جائیداد دے دی۔ یہ تو ایک دیوار ہی ہے۔ جو ہم نے مسجد کی خاطر استعمال کی ہے۔ نہ کہ اپنے کسی ذاتی فائدہ کے لئے۔

مجھے بتایا جائے میں تحریک جدید میں کس طرح حصہ لے سکتا ہوں

ایک دوست نے اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ ارسال فرماتے ہوئے لکھا۔ کہ وقتاً فوقتاً "اخبار الفضل" میں تحریک جدید کے اعلانات دیکھنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ اگر مجھے تحریک جدید کے مفصل حالات سے اطلاع دی جائے۔ اور مجھے بتایا جائے۔ کہ میں اس میں کس طرح حصہ لے سکتا ہوں۔ تو ممنون ہونگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک بڑا طبقہ تعلیم یافتہ احباب کا بھی تحریک جدید کی اہمیت اور اس کی اشد ترین ضرورت سے ناواقف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے دفتر دوم کی مہلت ۳۱ مئی تک بڑھا دی ہے۔ دفتر دوم میں شامل ہونے کے لئے صرف یہ شرط ہے کہ تحریک جدید کی پانچ ہزاری فوج میں شامل ہونے والا ایک مخلص کم از کم اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ راہ خدا میں اشاعت اسلام اور احمدیت کے لئے قربان کردے۔ اور آئندہ ہر سال کچھ نہ کچھ اس میں انیس سال تک اضافہ کرتا چلا جائے [illegible] خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کے نام بند ہو جائیں۔ اور جو فرشتے انہیں کے افضل [illegible] دنیا میں ان کے دوست ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمام تحریک کے مجاہدین کو خواہ وہ دفتر اول کے ہوں خواہ دفتر [illegible] اس دنیا کی جنت اور اگلے جہان کی جنت کا سامان پیدا کرے۔ اور اسلام کی فتوحات [illegible] کی مضبوط بنیاد ان کے ہاتھ سے رکھوا دے۔ لیکن ہر وہ شخص جو احمدی ہے۔ اور اس نے [illegible] تحریک جدید کے پانچ ہزاری فوج کے جہاد میں اب تک حصہ نہیں لیا۔ وہ ۳۰

ہم میں سے ہر ایک شخص یہ عہد کرے کہ وہ سال میں کم از کم ایک احمدی بنائیگا

تا زین العابدین کی طرح بیمار و بیکس دین پھر سے طاقتور اور آزاد ہو جائے

خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اسی لئے قائم کیا ہے۔ کہ تا اس جماعت کے ذریعہ کفر کی بڑھتی ہوئی طاقت کو ملیا میٹ کردے۔ اور اسلام جو مصیبتوں، ابتلاؤں اور تنزل کے ایک لمبے زمانہ میں سے گزرنے کی وجہ سے مر چکا تھا۔ اسے پھر زندہ کرے۔ اور پھر ساری دنیا پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور قرآن کا غلبہ قائم کردے۔ اس عظیم الشان مہم کے سر کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ جماعت کا ہر فرد کفر و اسلام کی اس جنگ میں اپنا فرض ادا کرے۔ تقریباً تمام دنیا کفر و ضلالت کی تاریکی میں پڑی ہے۔ اور ظلمت کے پردوں کو چاک کر کے ساری دنیا کو آسمانی روشنی سے منور کرنا آسان کام نہیں ہے۔ لامذہبیت اور عیش پرستی کی جگہ دوارب انسانوں کے دل میں خدا کی محبت اور اسلامی سادہ زندگی کے تصور کو قائم کر دینا بہت بڑا کام ہے۔ اور کمال اخلاص، کوشش اور سخت محنت چاہتا ہے۔

جب تک ہر ایک احمدی فرد اپنی اس ذمہ واری کو سمجھ نہیں لیتا۔ اور اس کام کے پورا کرنے کے لئے پوری جدوجہد نہیں کرتا۔ اس وقت تک ہم اپنے فرض کی ادائیگی سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ موجودہ جدوجہد کی رفتار بہت دھیمی ہے۔ جماعت کا نہایت کثیر حصہ اس اہم فرض کی ادائیگی سے غافل ہے۔ [illegible] احباب کے نام شائع کئے جاتے ہیں۔ [illegible] ان کی تعداد و شمار کو دیکھ کر افسوس ہی کی تائید کئے بغیر چارہ نہیں کہ جماعت کا اکثر حصہ اس عظیم الشان کام کی طرف پوری طرح متوجہ نہیں ہوا۔ مثلاً فروری ۱۹۴۳ء میں اپنے دوستوں کی تعداد جن کے ذریعہ لوگوں نے احمدیت قبول کی صرف ۳۷ ہے۔

اسی طرح سابقہ چھ ماہ کے اعداد و شمار بھی اسی کے لگ بھگ ہیں۔ اگست ۱۹۴۲ء میں ۵۱۔ ستمبر میں ۳۲۔ اکتوبر میں ۴۸۔ نومبر میں ۵۸۔ دسمبر میں ۲۰ اور جنوری ۱۹۴۳ء میں ۴۴۔

لاکھوں کی جماعت ہو۔ اور سو آدمی کام کرنے کا ارادہ کرے۔ اور باقی غافل رہیں۔ تو اس سے کیا بنتا ہے۔ پس ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک شخص یہ عہد کرے۔ کہ وہ سال میں کم از کم اپنی موجودہ تعداد کے برابر نئے لوگوں کو احمدی بنائے گا۔ اور ہر جماعت یہ عہد کرے۔ کہ سال میں کم از کم اپنی موجودہ تعداد کے برابر نئے لوگوں کو احمدی بنائے گی۔ اس ضمن میں ہر جماعت اور ہر فرد کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا فرمودہ خطبہ جو اخبار الفضل مورخہ ۷ مارچ ۱۹۴۳ء میں شائع ہو چکا ہے۔ بار بار پڑھنا چاہیئے یہ خطبہ تمام جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے۔ اس کے ساتھ ہی فارم تحریک "وعدہ بیعت" بھی بھجوایا جا چکا ہے۔ جسے پُر کر کے جماعتیں جلدی واپس بھجوائیں۔ بعض جماعتوں نے فارم تو پُر کر کے بھجوا دیئے ہیں۔ مگر افسوس کہ صحیح طریق پر انہیں مکمل نہیں کیا۔ مثلاً بعض جماعتوں نے اپنی جماعت کے بالغ احمدی افراد کی تعداد سے بہت کم افراد سے عہد لے کر بھجوایا ہے۔ ہدایات کے مطابق فارم پُر کیا جائے۔ تا دوبارہ محنت نہ کرنی پڑے۔

انچارج دفتر بیعت قادیان۔

وہ کم سے کم اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ اس سال کے دیگر شامل ہو۔ اگر اس میں اللہ تعالیٰ اسے زیادہ کی توفیق بخشی ہے۔ تو اپنی ایک ماہ کی آمد کا ⅔ یا سالم رقم دیکر شمولیت کی سعادت

"رنگ و نسل کا امتیاز ایک مہلک طاعون ہے"

مشرقی افریقہ میں ہندوستانیوں اور افریقنوں سے افسوس ناک سلوک

از مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ اسلام

اسلام میں فضیلت کا معیار

مذہب اسلام کی یہ عظیم الشان خوبی ہے کہ وہ انسانیت کے شرف کو خواہ وہ کسی جامہ میں چلا جائے محفوظ رکھتا ہے۔ اور برتری و فضیلت کا معیار اسلام نے کسی ذات میں بھی یہ قرار نہیں دیا کہ کسی انسان کا رنگ اچھا ہے یا برا۔ کیونکہ رنگ کا کالا یا گورا ہونا۔ سفید یا زرد ہونا اگر فضیلت کا معیار قرار دے لیا جائے۔ تو تمام ان اندرونی قابلیتوں اور خوبیوں کو جن کی وجہ سے انسانیت کا شرف ظاہر ہوتا ہے بے معنی قرار دینا پڑے گا۔ اور سوسائٹی کا جو عظیم الشان نقصان اس طرح سے ہوگا وہ ظاہر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالے نے قرآن مجید میں فرمایا ان اکرمکم عند اللہ اتقکم کہ تم میں عزت و شرف والا وہی ہے۔ جو خدا تعالے سے بہت زیادہ ڈرتا ہے۔ یعنی اپنی اندرونی طاقتوں کو اور اپنی باطنی قابلیتوں کو ان امور کے لئے خرچ کرتا ہے۔ جن کے نتیجہ میں انسان اللہ تعالے کی حفاظت کا حامل بن جاتا ہے۔ اس قسم کا انسان اگرچہ رنگ کا کالا ہی کیوں نہ ہو لیکن یقیناً قوم و سوسائٹی کے لئے بہت زیادہ مفید ہوگا۔ کیونکہ وہ قوم کو اپنی اعلےٰ قابلیتوں کے استعمال سے جہاں ان کے لئے عمدہ نمونہ پیش کرکے ان میں خدا تعالے کی محبت پیدا کرنے کا ہوگا۔ وہاں قوم کے قلوب کی صفائی کرکے ان میں ایک ایسی یگانگت پیدا کر دیگا۔ جس کے نتیجہ میں وہ باہمی امن کو حاصل کرکے خوشحالی کی زندگی بسر کر سکیں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر تو تمہارے دلوں پر ہوتی ہے نہ کہ رنگ و صورت پر۔ یعنی اس بات سے تعلق نہیں ہے کہ کسی کا رنگ اچھا اور دلکش ہے یا برا۔ سفید یا کالا۔ بلکہ اُسے تو اس بات کی تمنا ہے کہ تمہارے دلوں کی حالت درست ہو۔ کیونکہ دل ہی ایک ایسا گوشت کا لوتھڑا ہے۔ کہ اگر یہ درست رہتا ہے۔ تو انسانی خیالات اور اس کے افکار درست رہتے ہیں۔ لیکن اگر اس مضغہ میں نقص پیدا ہوگیا۔ تو تمام خیالات و افکار ردی ہو جائیں گے۔ اور اس کے نتیجہ میں قوم و سوسائٹی میں جو بگاڑ پیدا ہوگا وہ ظاہر ہے۔

قیام امن کی صورت

اگر دلوں میں یہ بات پیدا ہو جائے کہ محض رنگ و صورت کی وجہ سے کسی کو برتری نہیں دینی چاہیئے۔ بلکہ اندرونی قابلیتوں اور خوبیوں کے مدنظر کسی کو بڑا قرار دینا چاہیئے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ وہ عظیم الشان اختلافات اور زبردست تفرقے جو قوموں کے آپس کے تعلقات میں پائے جاتے ہیں وہ مفقود ہو جائیں گے اور مختلف قومیں آپس میں محبت و پیار سے رہنے لگیں گی۔ لیکن جب یہ دل اس بات سے روگردان ہو کر محض رنگ و نسل یا قومیت و وطنیت کی وجہ سے کسی کو بڑا اور کسی کو چھوٹا۔ کسی کو قابل عزت اور کسی کو قابل نفرت قرار دینے لگے تو قوموں کا باہمی بغض اور تنافر اسقدر ترقی کر جائے گا۔ کہ ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات رکھنے تو ایک طرف شکل و صورت کے دیکھنے کی بھی روادار نہیں ہوں گی۔

اسلامی مساوات

اسلام جس جس جگہ بھی پہنچا وہ اپنے ساتھ اس عظیم الشان سنہری اصل کو بھی لے کر گیا کہ انسانیت کا شرف جو انسانیت کی وجہ سے ہے اسے ہر حالت میں قائم رکھتا ہے۔ اور اس وجہ سے باوجود اس کے کہ اسلام نے افریقن پر حکومت کی۔ لیکن وابستگان اسلام نے افریقن کے ساتھ ان کے رنگ کے سیاہ ہونے کی وجہ سے ان کو اس مساوات سے محروم نہیں کیا۔ جو انسانیت کا تقاضا ہے۔ اگر اسلام یورپ میں پہنچا۔ تو وابستگان اسلام نے اپنی مفتوح قوم کے ساتھ اس وجہ سے کہ وہ مفتوح ہے۔ اور مغلوب ہے۔ اس قسم کا سلوک روا نہیں رکھا۔ جو نسل انسانیت کے لئے باعث شرم و حیا ہے۔ آج بھی اسلامی ملکوں میں چلے جاؤ۔ رنگ و نسل کے امتیاز کی وجہ سے کسی ادنےٰ نسل یا سیاہ یا بھورے رنگ کے آدمی سے برا سلوک ہوتا نہیں دیکھو گے۔ اسلامی ہوٹلوں میں چلے جاؤ۔ ان میں اس لحاظ سے کہ کوئی شخص مفتوح قوم یا زرد رنگ یا سیاہ رنگ کا ہے۔ اس وجہ سے اسے ہوٹل میں آنے سے روکا جاتا ہے نہیں دیکھو گے۔

اسلامی تمدن ہی اس قسم کا ہے جو مساوات کی مضبوط اور عمدہ بنیاد پر کھڑا ہے۔ مسلمان کے ساتھ ہر وقت یہ سنہری فرمان قرآن مجید کا رہتا ہے کہ لا یسخر قوم من قوم۔ کوئی قوم کسی قوم کو حقیر نہ جانے۔ ہوسکتا ہے۔ کہ جس قوم کو آج حقیر سمجھا جارہا ہے کل کو وہی قوم دنیا کی قسمتوں کی مالک قرار دیدی جائے۔

مغربی اقوام اور امتیاز رنگ و نسل

یہ تاریخی حقیقت ہے کہ آج سے چند سو سال قبل یہ مغرب کی قومیں جو کہ آج اپنے رنگ و نسل کی وجہ سے دنیا میں امتیاز امتیاز کا شور مچا رہی ہیں۔ اور اس وجہ سے اپنے آپ کو اعلیٰ اور دوسری اقوام کو ادنیٰ سمجھ رہی ہیں۔ ادنیٰ اور حقیر خیال کی جاتی تھیں۔ اور بوجہ اپنی وحشت و بربریت اور جہالت کے چین و جاپان کے لوگ ان کو نفرت سے دیکھتے تھے۔ لیکن جہاں جہاں یہ مغربی تہذیب پہنچی ہے۔ اس کے نتیجہ میں رنگ و نسل کا سوال بے حد نمایاں ہوگیا ہے۔ اور خصوصاً گذشتہ نصف صدی سے تو اس سوال نے خاص اہمیت حاصل کر لی ہے۔ اور ان سفید فام اقوام نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ وہ ہی اس قابل ہیں کہ دنیا پر حکومت کریں۔ اور دنیا کو تہذیب کا سبق دیں۔ اور وہ پیدا ہی اس غرض سے کی گئی ہیں کہ وہ حکمران بنیں اور باقی اقوام محکوم۔ اور اس امتیاز نے ان کی ذہنی حالت کو یہاں تک بگاڑ دیا ہے کہ دوسرے رنگ کے انسانوں سے انسانوں والا سلوک کرنا بھی ان کے ہاں ظلم عظیم ہے۔ اور بھاری گناہ خیال کیا جاتا ہے۔ دنیا کی موجودہ سیاسیات میں اسوقت سب سے بڑا رنگ و نسل کے امتیاز کا سوال ہے یہی وہ سوال ہے جو دنیا کے امن کو برباد کرتا چلا آیا ہے۔ اور آئندہ بھی یہی سوال ہوگا۔ جو ملکوں اور قوموں کے امن کو تباہ و برباد کر دے گا۔

اسلام کا حکم

چونکہ یہ سوال ایک خطرناک جنگ کا باعث ہے۔ اس لئے اسلام نے بڑے زور سے اس طرف توجہ دلائی کہ کوئی قوم کسی قوم کو ذلت و حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھے۔ بلکہ توحید کی تعلیم دے کر۔ اور رب العالمین کی صفت پیش کرکے بتایا کہ وہ اکیلا ہی سب کا رب ہے اور باقی سب اس ایک کے ہی بندے ہیں۔ اور اس نقطۂ نگاہ سے سب انسان آپس میں برابری کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلامی تہذیب ایک نہایت ہی اعلےٰ تہذیب ہے، اور اسلامی تمدن بے مثال تمدن ہے۔ بایں ہمہ اسلامی تہذیب نے یہ جذبہ مسلمانوں میں نہیں پیدا ہونے دیا۔ کہ وہ کالے رنگ کے لوگوں کو ادنےٰ خیال کریں۔ اور اپنے آپ کو بڑا سمجھیں۔ یا ان سے الگ تھلگ رہیں یا ان کو اپنی عبادت گاہوں یا اپنے ہوٹلوں یا مہمان خانوں میں آنے سے روکیں یا اپنے آپ کو دوسروں سے رنگ و نسل یا تہذیب یا تمدن کی وجہ سے افضل خیال کریں۔ اسلامی تعلیم کا مرکزی نقطہ یہ ہے کہ سب انسان برابر ہیں۔ اور اسلامی علم کے نیچے غریب و امیر، سفید و سیاہ شاہ اور گدا میں کوئی فرق نہیں۔ اسلامی عبادات اس مساوات کا بہترین نمونہ ہیں۔

عیسائیوں پر اسلامی مساوات کا اثر

مجھے متعدد مرتبہ اس ملک میں اسلام پر لیکچر دیتے ہوئے اسلامی مساوات کو پیش کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ اور ہر بار ان مقامی افریقن کو جو عیسائی ہیں۔ عیسائی مشنوں میں سالہا سال کی تعلیم و تربیت کی وجہ سے کٹر عیسائی بن چکے ہیں۔ یہ کہتے سنا ہے کہ اسلامی مساوات بہتر چیز ہے

اور اسلامی مساوات کی تعلیم ایک ایسی تعلیم ہے۔ جو کسی دن عیسائیت کے محل کی بنیادوں سے اکھیڑ نیچے گرا دیگی۔ قرآن نے سچ کہا ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین۔ بہت دفعہ کافر اس بات کی خواہش کرتے ہیں بلوجہ اسلام کی عمدہ تعلیم کے کہ کاش وہ بھی مسلمان ہوتے۔ میں نے اس نظارہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ایک انگریز پادری جو خدا کی باتیں ان سیاہ فام لوگوں کو سناتا ہے۔ جب کھانے کا وقت آتا ہے۔ تو وہ ان کو ساتھ بٹھانے پر راضی نہیں ہوتا۔ یا ایک بشپ جب کسی ہوٹل میں جاتا ہے۔ تو اس کے افریقن پادری یا خادم اس ہوٹل میں مہمان نوازی سے لطف اندوز نہیں ہو سکتے۔ افریقن تو ایک طرف رہے۔ ایک ایشیائی کو بھی اس بات کی اجازت نہیں ہوتی۔ کہ وہ ان ہوٹلوں میں جا کر اپنی بھوک و پیاس بجھا سکے

انڈین و افریقن کے خلاف جوش

یہ تفریق دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اور رنگ و نسل کے امتیاز کی وجہ سے قوموں کے باہمی تعلقات آپس میں خراب ہو رہے ہیں بے شک جنگ میں ہم نے دیکھا۔ کہ اتحادی آپس میں ایک مقصد کی خاطر جان توڑ رہے ہیں۔ لیکن جونہی جنگ ختم ہوئی۔ جن کی خاطر زرد یا سیاہ اقوام کے لوگ اپنی جانیں دے رہے تھے۔ اُن کو رنگ و نسل کے امتیاز کی وجہ سے اس قدر نفرت کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے۔ کہ خدا کی پناہ۔ حکومت برطانیہ نے حال ہی میں مشرقی افریقہ کے لئے ایک قرطاس ابیض شائع کیا۔ اس میں افریقن و انڈین اور یورپین ہر سہ اقوام کی مجوزہ اسمبلی میں برابر کی نشستیں دی گئی ہیں۔ کینیا کے آبادکاروں نے جن کی حفاظت انڈین و افریقن نے اس جنگ میں کی ایک طوفان بے تمیزی مچا رکھا ہے۔ کہ کیوں افریقن و انڈین کو ہمارے برابر سمجھا گیا ہے۔ حالانکہ یہ تجاویز محض بحث و تمحیص کے لئے شائع کی گئی تھیں۔ نائب وزیر نو آبادیات نے حال ہی میں دار العوام میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ "بطور جنرل پالیسی کے ہم اس بات کے مخالف ہیں۔ کہ رنگ و نسل یا قومیت کی وجہ سے کوئی امتیاز پیدا کریں۔ بلکہ ہم چاہتے ہیں۔ کہ ایک مشترکہ تہذیب و تمدن کو قائم کریں۔ جس میں تینوں قومیں آزادی کے ساتھ ملکی مفاد کا خیال رکھ سکیں۔" (ٹانگانیکا سٹینڈرڈ ۹ فروری)

دلوں کی اصلاح کی ضرورت

لیکن اس قسم کے اعلانات کوئی وقعت نہیں رکھتے۔ جب تک دلوں کی اصلاح کلی طور پر نہ کی جائے اور دلوں کی اصلاح کا واحد ذریعہ آسمانی تعلیم پر عمل کرنا ہے۔ اور جب تک اس آسمانی تعلیم کو عمل میں نہیں لایا جائے گا۔ اس وقت تک قوموں کے باہمی تعلقات کبھی اچھے نہیں ہو سکیں گے۔ اب تک نازیوں کے خلاف ان کے نسلی برتری کے عقیدہ کو پیش کر کے قوموں کو ان کے خلاف ابھارا جاتا تھا۔ کہ یہ باقی انسانوں کو ادنیٰ اور ذلیل خیال کرتے ہیں۔ اور خود کو اعلیٰ سمجھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ جزائے خیر دے۔ آنریبل سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کو جنہوں نے ایک کانفرنس کے دوران میں صاف لفظوں میں یہ کہا۔ کہ انگریز عملی طور پر اس اصول کو اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اگرچہ زبانی طور پر رنگ و نسل کے امتیاز کی پالیسی کے طور پر اپنے اصولوں میں شمار نہیں کرتے۔ مگر ان کے عمل اور نازیوں کے عمل میں کوئی فرق نہیں وزیر نو آبادیات نائب حکومت کی پالیسی یہ بتاتا ہے۔ کہ رنگ و نسل کے امتیاز کے وہ مخالف ہیں۔ لیکن حال یہ ہے۔ کہ افریقن و انڈین کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہے وہ بتاتا ہے۔ کہ یہ محض اس وجہ سے ہے کہ یہ لوگ سفید فام نہیں۔ انسانیت کے ساتھ اس قسم کی بدسلوکی کو دیکھتے ہوئے خود انگریزوں میں سے بھی بعض شریف لوگ اس طریق کے خلاف پکار اٹھتے ہیں۔ اور کبھی کبھی حق ان کے منہ سے نکل جاتا ہے۔ اور درست بات کہہ کر انسانیت کا حق ادا کر دیتے ہیں۔

ہوٹلوں میں رہائش کی مشکلات

حال ہی میں حکومت نے کینیا کالونی یوگنڈا اور ٹانگانیکا کی کونسلوں میں افریقن ممبروں کو بھی نامزد کیا ہے۔ ان میں سے بعض ممبر کونسلوں میں شامل ہونے کے لئے دور کے علاقوں سے آتے ہیں۔ اور بعض اوقات انہیں کئی کئی دن کونسل کے اجلاس میں حاضر ہونے کی وجہ سے ٹھہرنا پڑتا ہے۔ اس سلسلہ میں ٹانگانیکا لیجسلیٹو کونسل کے افریقن ممبروں کی رہائش کا سوال پیدا ہوا۔ اور دار السلام ٹاؤن شپ اتھارٹی میں حکومت کے توجہ دلانے پر یہ سوال زیر بحث آیا۔ کہ ان افریقن ممبروں کی رہائش کے لئے کیا مناسب انتظام ہو سکتا ہے۔ اس پر سیلک ورکس اینڈ ہیلتھ کمیٹی نے ٹاؤن شپ میں یہ سفارش کی۔ کہ چونکہ کوئی مناسب جگہ انتظام ان افریقن ممبروں کے لئے دار السلام میں نہیں ہو سکتا سوائے اس کے کہ حکومت ایک گیسٹ ہاؤس تیار کرے۔ جس میں معزز افریقن اور معزز عربوں کو ٹھہرانے کا بندوبست کیا جایا کرے

ٹانگانیکا میں اگرچہ Colourless کا وہ زور نہیں۔ جو کینیا کالونی میں ہے۔ تاہم یہ تجربہ شدہ بات ہے۔ کہ دار السلام کے ہوٹلوں میں خصوصاً وہ ہوٹل یورپین انتظام کے ماتحت ہیں۔ حتی المقدور یہ کوشش کی جاتی ہے۔ کہ افریقن نہ آئیں۔ اگر کسی کمیونٹی نے کوئی دعوت دینی ہو۔ تو ہوٹل والے پہلے سے اُن سے بات کر لیتے ہیں کہ افریقن نہ ہوں انڈین و عربوں کو کسی حد تک برداشت کر لیتے ہیں۔ چنانچہ ٹاؤن شپ کی میٹنگ میں ایک ممبر نے سوال کیا۔ What [illegible] The matter with The hotels [illegible] کہ اگر ان افریقن [illegible] کی رہائش کا مناسب انتظام کسی دوسری جگہ نہیں ہو سکتا تو کیا چند دن کے لئے یہ ہوٹلوں میں بھی نہیں ٹھہر سکتے۔ یہ ایک اہم سوال تھا۔ اور کم از کم اس سے ہوٹلوں کے مالکوں اور منتظمین کی ذہنیت کا ضرور علم ہوتا ہے۔ چنانچہ ٹانگانیکا سٹینڈرڈ جو ایک انگریزی روزنامہ ہے۔ اور خاص حیثیت کا مالک اخبار ہے۔ لکھتا ہے۔ کہ کس قدر افسوس ہے کہ وہ لوگ جو گورنمنٹ ہاؤس میں آزادانہ طور پر مہمان نوازی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اور بغیر کسی قسم کے امتیاز کے ان کی خدمت کی جاتی ہے۔ are not deemed fit for local hotels وہ مقامی ہوٹلوں میں رہنے کے قابل نہیں سمجھے جاتے۔" اخبار کا ایڈیٹر شریف انگریز ہے۔ جو ہمیشہ اس بات کے خلاف لکھتا رہتا ہے۔ آگے چل کر وہ لکھتا ہے۔ کہ ہوٹل یا کلب یا گیسٹ ہاؤس کا قیام ان معزز مہمانوں کی خاطر کوئی بری تجویز نہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ "گیسٹ ہاؤس کی تجویز جو محض مہذبانہ رنگ میں رنگ و نسل کے امتیاز کی وجہ سے کی جا رہی ہے Must be avoided like the plague — for a plague the colour bar is. اس سے احتراز کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ طاعون سے احتراز کیا جاتا ہے۔ کیونکہ رنگ و نسل کا امتیاز بھی ایک طاعون ہے۔" اور ہر ذی عقل آدمی اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو متعدی و مہلک بیماری سے بچائے۔ پس ایسی تجویز جو خواہ کس قدر عمدہ غلافوں اور عمدہ رنگ میں پیش کی جائے۔ لیکن اس کی بنیاد رنگ و نسل کا امتیاز ہو گی وہ [illegible] کا باعث ہو گی۔ [illegible]

طرف یہ افریقن لیجسلیٹو کونسل ممبر ہیں۔ ان میں سے ایک عیسائی ہے۔ دوسرا مسلمان ہے۔ تعلیم یافتہ انگریزی طرز و طور کے یہ مالک ہیں۔ مگر ان کو ہوٹلوں میں جانے کی اجازت نہیں۔ چند دن کے لئے یہ دار الحکومت میں آتے ہیں۔ تا کونسل کے اجلاس میں شریک ہوں۔ باوجود نمایاں اور خاص حیثیت کے مالک ہونے کے گورنمنٹ ہاؤس میں مہمان نوازی کا آزادی سے لطف اُٹھانے کے انگریزوں کے ہوٹلوں میں بھی ان کو داخل ہونے کی اجازت نہیں۔ کیوں؟

غم و غصہ کا بیج

اس وجہ سے کہ یہ لوگ سیاہ فام ہیں محکوم ہیں۔ ان کو پستی میں رکھنا یہ لوگ اپنا فرض خیال کرتے ہیں۔ اور قطعاً اس بات کو نظرانداز کر دیتے ہیں کہ لاکھوں افریقن کے دلوں میں اس وجہ سے غم و غصہ کا بیج بو دیا گیا۔ اور ان لوگوں نے اپنے لئے حقیقی محبت و ہمدردی کے جذبات اس امتیاز کی وجہ سے کھو دیئے۔

لیکن اسلامی حکومت اور اسلامی تہذیب و تمدن کو جہاں بھی نفوذ حاصل ہوا۔ اس قسم کی تفریق و امتیاز کو نہ صرف مٹنا پڑا۔ بلکہ اس اصل کو کہ سب انسان برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور ایک خدا کی مخلوق ہیں۔ اور اس کی خدائی میں اس قسم کے امتیازات ناپسندیدہ ہیں مسلمانوں نے مساوات قائم کی۔ اپنے عبادت خانوں۔ اپنی جگہوں۔ اپنے ہوٹلوں اور اپنے مہمان خانوں کی بلا تفریق و امتیاز کھول دیا۔ یہی وہ چیز ہے جس نے مسلمانوں کی رعایا کو ان کا نہ صرف مخلص ہمدرد بنا دیا۔ بلکہ محب بنا دیا۔ یہ اسلامی مساوات کا ہی کرشمہ تھا۔ کہ مسلمان بوجہ اس کے کہ وہ حالات کو ناموافق دیکھتے ہیں۔ علاقہ چھوڑ کر جانے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ لیکن عیسائی رعایا ان کے جانے پر روتی ہے اور اُن کی واپسی کے لئے دعائیں کرتی ہے۔

حقیقت یہی ہے کہ رنگ و نسل کا امتیاز جو اس وقت مغربی تہذیب کی پیداوار ہے۔ جب تک نہیں مٹ جاتا۔ اس وقت قوموں کے باہمی تعلقات درست نہیں ہو سکتے۔ طاعون کی طرح یہ امتیاز قوموں کو اور نسلوں کو تباہ کرتا چلا جائیگا۔ کاش دنیا سوچے اور اسلامی مساوات کا اصول اختیار کرے جس کی عمدگی اور خوبی کا اقرار غیروں کو بھی ہے۔ اور وہ بھی جب کسی ایسے امتیاز کو دیکھتے ہیں۔ تو ان کی ضمیر پکار اُٹھتی ہے کہ "اس امتیاز سے کلی طور پر احتراز کیا جائے۔ کیونکہ یہ امتیاز ایک خطرناک طاعون ہے" قرآن مجید نے سچ کہا خلقکم من نفس واحدۃ تم سب کو ایک نفس سے پیدا کیا۔ پھر رنگ و نسل کے امتیاز کی وجہ سے بڑائی کے کیا معنی؟

نام الطالبعلم	نمبر حاصل کردہ	کیفیت
محمد صدیق	۵۴۱	پاس
عبد الحلیم	۵۱۶	"
عبد الوہاب	۴۱۳	"
خلیل احمد	۵۴۵	"
احمد خان	۴۱۱	"
محمد ادریس	۳۹۹	"
سید منیر احمد	۳۹۱	"
اقبال احمد	۴۶۵	"
محمد سعید درد	۵۰۲	"
شعبان احمد	۳۷۶	"
سید ارشاد علی	۳۵۱	ترقی دیگئی
حافظ محمد اعظم پرائیویٹ	۴۷۰	پاس

نام جماعت	اول دینیات	دوم دینیات	اول میزان	دوم میزان
ششم	محمد صدیق، محمد ادریس	کبیر احمد	محمد صدیق	مبارک احمد
سوم	دین محمد	نور احمد	دین محمد	نور محمد
دوم	سید نثار احمد	محمد اسلم	محمد یعقوب	محمد اسلم
اول	محمود احمد ع۱	عبد الرحیم	نور الدین	عبد الحی

نتیجہ امتحان سالانہ ۱۹۴۶ء مدرسہ احمدیہ

مدرسہ احمدیہ کا نتیجہ اس سال بفضلہ تعالیٰ قریباً ۹۰% رہا ہے۔ میں مع اساتذہ کرام پاس ہونے والے طلباء اور اُن کے والدین کو مبارکباد عرض کرتے ہوئے دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کو مزید ترقیات عطا فرمائے۔ مدرسہ انشاء اللہ ۱۶ر اپریل بروز منگل کھلے گا۔ طلباء کو چاہیئے کہ وقت مقررہ پر مدرسہ میں حاضر ہو جائیں۔ تا کہ پڑھائی میں حرج نہ ہو۔ نئے داخل ہونے والے طلباء کے لئے دفتر مدرسہ روزانہ کھلا رہے گا۔ جن احباب نے اپنے مڈل پاس لڑکے داخل کرانے ہوں وہ اُن کو جلد بھیجدیں تا کہ وہ تعلیم کے شروع ہونے سے قبل اپنی ضروریات مہیا کر سکیں۔

(ہیڈ ماسٹر عبد الرحمٰن)

جماعت ششم

نام طالب علم	نمبر حاصل کردہ	کیفیت
محمد صدیق	۷۴۳/۱۰۲۵	پاس
محمد ادریس	۴۷۰	"
منظور احمد	۵۵۵	"
مبارک احمد	۶۹۶	"
کبیر احمد	۶۴۱	"
محمد عبید اللہ	۶۴۲	"
خان محمد	۶۵۵	"
محمد الدین	۶۰۲	ترقی دیگئی
بشارت احمد	۵۴۲	پاس
بشیر احمد ہوشیارپوری	۶۸۶	"

جماعت سوم

نام طالب علم	نمبر حاصل کردہ	کیفیت
احمد شبیر حسین	۴۶۴/۷۷۵	پاس
دین محمد	۶۰۰	"
احمد حسین	۵۴۳	"
علی محمد	۳۱۳	ترقی دیگئی
محمد اجمل	۴۵۹	پاس
مبارک احمد	۳۵۷	ترقی دیگئی
محمد اشرف	۴۴۰	پاس
سلطان محمود	۳۱۳	ترقی دیگئی
مرزا منور بیگ	۴۶۶	پاس
عبد المجید	۴۴۵	"
نور محمد دہلوی	۵۶۳	"
محمد جمیل	۴۰۶	"
خورشید احمد	۴۶۵	"
کرم الدین	۳۷۲	"
منیر احمد	۴۷۱	"
نذیر احمد	۳۹۲	ترقی دیگئی
محمد صدیق پرائیویٹ	۳۸۳	"

جماعت دوم

نام طالب علم	نمبر حاصل کردہ	کیفیت
محمد اسلم	۵۳۵/۷۷۵	پاس

نام طالب علم	نمبر حاصل کردہ	کیفیت
مشتاق احمد	۳۷۳	پاس
ہمایوں اقبال	۳۹۸	"
سید نثار احمد	۵۲۶	"
محمد یعقوب	۵۴۱	"
بشیر الدین	۳۶۳	"
محمد گلستر	۳۶۸	"
نور احمد	۳۶۲	"
عبد السلام	۳۸۸	"
فصیح الدین	۳۹۵	"
عبد الرشید	۴۵۵	"
عبد الکریم	۴۵۸	"
محمد شفیع	۴۴۳	"
نذیر احمد	۳۶۵	"
محمد صدیق	۴۲۲	"
غلام احمد	۳۶۱	ترقی دی گئی
غلام نبی جالندھری	۳۱۵	پاس
شریف احمد	۴۰۳	"
محمد یونس	۴۰۵	ترقی دی گئی

جماعت اول

نام طالب علم	نمبر حاصل کردہ	کیفیت
شمس الحق	۴۵۵/۷۷۵	پاس
سفیر الدین	۴۶۵	"
حمید الدین	۴۵۳	"
شریف احمد	۳۵۰	"
رحمت اللہ	۴۶۷	"
محمد بشیر	۴۶۲	"
سید عبد الحی	۶۰۱	"
نور الحق	۴۵۲	"
نور الدین	۶۲۲	"
حیات عمر	۴۹۷	"
سعید احمد ع۱	۴۸۲	"
محمود احمد ع۱	۵۴۴	"
سید احمد سیٹھی	۴۴۹	"
عبد الرحیم	۵۹۷	"
محمد اسلم	۴۲۰	"
محمد افضل	۴۴۰	"
محمود احمد ع۲	۳۷۵	ترقی دیگئی
عزیز احمد	۴۱۷	پاس
مرزا اشفاق احمد	۵۶۲	"
منیر احمد	۴۴۴	"

چند فائدہ بخش تجارتی اشیاء بنانے کے طریق

روزمرہ کے مشاہدہ اور تجربہ کی بناء پر بلاخوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ اردو میں صنعت وحرفت کے موضوع پر جس قدر کتب لکھی گئی ہیں۔ ان میں سے دو چار کو چھوڑ کر باقی تمام کتب ایسی ہیں۔ جن کے لکھنے اور چھاپنے والوں کے سامنے محض ادھر ادھر سے غلط سلط نسخے بے تحاشہ نقل در نقل کر دیئے جاتے ہیں۔

کچھ عرصہ سے میں "الفضل" میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات گرامی پڑھ رہا ہوں۔ جن میں مسلمانوں کو تجارت کی طرف توجہ کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اس نیک کام میں امداد و اعانت کے طور پر میں حسب توفیق نہایت ہی بیش قیمت صنعتی مضامین "الفضل" میں لکھنا چاہتا ہوں۔ ان مضامین میں ہر بات نہایت خوش اسلوبی سے پوری پوری سچائی اخلاص اور نیک نیتی کے ساتھ صفحۂ قرطاس پر لائی جائے گی۔ چنانچہ آج کا مضمون اس سلسلہ کی پہلی کڑی ہے۔ اسے بغور مطالعہ کیجئے۔ اور پورا پورا فائدہ اٹھایئے لیکن اس کو جزواً یا کلاً نقل کرنے چھاپنے اور ترجمہ کرنے کا کوئی قصد نہ کرے۔ ورنہ قانونی کارروائی کی جائیگی۔

ولایتی انگوری سرکہ

اجزاء فارمولا { ایسٹک ایسڈ ۱/۲ ۷ تولہ
پانی مقطر شدہ ۱/۲ ۵۲ تولہ }

ایسی ٹون ۱۰ بوند۔ سرکہ میں حل کی ہوئی سیکرین ۲-۳ رتی۔

سخن گفتنی

ایسٹک ایسڈ۔ سیکرین اور ایسی ٹون بہت ہی مشہور چیزیں ہیں۔ ہر ایک بڑے شہر میں بآسانی مل جاتی ہیں۔ ایسی ٹون شوگر آف لیڈ کے کشید کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اور سپرٹ کی طرح اڑ جاتی ہے۔ جنگ سے قبل اسکی قیمت ۱/۲ ۲ روپے فی پونڈ تھی۔ انگریزی دوا فروشوں سے یہ تینوں چیزیں بڑی آسانی سے خریدی جا سکتی ہیں۔

ترکیب تیاری

سب اجزاء کو ایک بوتل میں ملا کر ہلا دیں بس ولایتی سرکہ کے مقابلہ کا سرکہ تیار ہے۔ جو صاف شفاف پانی کے موافق عمدہ اور تاثیر و ذائقہ میں رس کے سرکہ سے بدرجہا بہتر ہوتا ہے۔

چند راز کی باتیں

(۱) بازار میں جو انگوری سرکہ ملتا ہے۔ وہ صرف ایسٹک ایسڈ ایک حصہ کو سادہ پانی آٹھ حصے میں ملانے سے بنتا ہے۔ اس لئے کم قیمت پاتا ہے۔ اور چنداں خوشگوار نہیں ہوتا۔

(۲) اگر سرکہ مذکور کو رنگدار بنانا ہو۔ تو ایسٹک ایسڈ سرخ رنگ والا خریدیئے لیکن بہتر یہ ہوگا۔ کہ مذکورہ بالا ترکیب تیاری کے مطابق سرکہ تیار کرکے اسے کمارل نامی رنگ سے رنگ لیں۔ اگر چینی (کھانڈ دانہ دار) کو کڑاہی میں جلا لیں۔ (جو سرخ رنگ کی ہو گئی ہو) تو اس سے بھی سرکہ کو رنگا جا سکتا ہے۔ ذرا سا راب کا شیرہ بھی سرکہ کو رنگنے کے کام آ سکتا ہے۔ اور اگر کوئی رنگ نہ ملے تو سوڈا واٹر کے رنگوں سے بھی اس سرکہ کو رنگنے کا کام لیا جا سکتا ہے۔

ست بیروزہ

رسالہ تندرستی جالندھر شہر وغیرہ کی ادارت کے دوران میں عوام سے براہ راست واسطہ پڑنے کے سبب اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ عوام چھوٹی چھوٹی چیزوں سے فائدہ اٹھانے کی بجائے نئی نئی مہنگی مگر کم منافع والی چیزیں حاصل کرنے کے درپے ہوا کرتے ہیں۔ حالانکہ صاحبان علم و تجربہ ذرا ذرا سے ہیر پھیر سے پیسوں کے روپے بنا لیا کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر یہاں لاہور میں بیروزہ سات آٹھ آنے سیر فروخت ہو رہا ہے۔ مگر ذرا سی تبدیلی سے وہ ست بیروزہ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ تو پنساری اسے پچیس تیس روپے سیر کے حساب بیچ رہے ہیں۔ یہ قیمتی راز بھی ملاحظہ فرمایئے دو چار سیر بڑھیا خشک بیروزہ لیکر کسی قلعی دار برتن میں ڈالیں اور نرم نرم آگ پر پگھلا کر اس میں تھوڑا سا خوردنی سوڈا (سوڈا بائیکارب) ملا دیں اور کسی لکڑی سے خوب ملا کر نیچے سے آگ نکال لیں۔ اور لوہے کی پلیٹ پر الٹ کر ریوڑیاں بنانے والے دکانداروں کی طرح اس کا پٹا کھینچیں۔ جب پٹا کھینچتے کھینچتے اس کا رنگ سفید ہو جائے۔ تو ست بیروزہ تیار سمجھیں۔ اب اسے چاقو کی دھار سے چھوٹی چھوٹی سلوں میں کاٹ لیں۔

فونٹین پین کی بہترین روشنائی

اجزاء فارمولا { گیلک ایسڈ ۱/۴ ۲ تولہ
ٹینک ایسڈ ۱۸ تولہ }

ہیراکسیس ۲۰ تولہ۔ کیکر کا گوند ۶ تولہ رنگ سالوبل بلیو (ڈی) ۳ تولہ — کاربالک ایسڈ ۱ تولہ۔ نمک کا تیزاب ۲ تولہ۔ کشید شدہ پانی ۱/۲ ۷ سیر۔

سخن گفتنی

سالوبل بلیو (ڈی) رنگ ایک ولایتی نیلا رنگ ہے۔ جو کپڑا رنگنے کے کارخانوں اور روشنائی سازی کے دفاتر میں برتا جاتا ہے۔ اور رنگ بیچنے والوں کی بڑی بڑی دکانوں سے بآسانی مل جاتا ہے۔ باقی کے اجزاء بہت مشہور اور معروف ہیں۔ اور انگریزی دوا فروشوں مثلاً بیلی رام اینڈ برادرز لاہور وغیرہ سے خریدے جا سکتے ہیں۔

ترکیب تیاری

(۱) گیلک ایسڈ اور ٹینک ایسڈ کو تین سیر پانی میں حل کریں۔

(۲) ہیراکسیس کو ۱/۲ ۱ سیر پانی میں حل کریں۔

(۳) گوند کیکر کو رات بھر بارہ ۱۲ چھٹانک پانی میں بھگو رکھیں تاکہ صبح تک وہ پتلا لعاب بن جائے۔

اب ۱، ۲ اور ۳ کو باہم ملا دیں اور اس میں باقی ماندہ پانی ۱/۴ ۲ سیر پانی بھی شامل کر دیں۔ اور رنگ سالوبل بلیو (ڈی) آمیز کرکے حل کریں۔ جب رنگ مذکور حل ہو چکے۔ تو اس میں تیزاب نمک اور کاربالک ایسڈ یکے بعد دیگرے داخل کریں۔ بس فونٹین کی سیاہی تیار ہے۔ جو نہ پھٹتی ہے اور نہ جمتی ہے۔ بلکہ نہایت ہی رواں اور پختہ رنگ والی ہوتی ہے۔ (باقی آئندہ)

(مینیجر دی این ماڈل ٹاؤن - لاہور)

پتہ مطلوب ہے

بابو محمد اشرف خاں صاحب ولد کرامت اللہ خاں صاحب ساکن فیروزپور کا جن کا اکتوبر ۱۹۳۱ء میں پتہ مندرجہ ذیل تھا۔ موجودہ پتہ دفتر کو درکار ہے:—

محمد اشرف خاں صاحب سٹور کیپر آئی اے۔ ایس۔ سی (ایم۔ ٹی) ایچ۔ آر۔ ایس کلاس I چک لالہ۔

جس دوست کو ان کا موجودہ ایڈریس معلوم ہو۔ وہ یا اگر خود بابو صاحب موصوف کی نظر سے یہ اعلان گذرے۔ تو وہ خود براہ مہربانی بہت جلد دفتر ہذا کو مطلع کرکے ممنون فرما دیں۔

(ناظر بیت المال)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر الفضل)

ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ بل دھارا اپنی قسم کی سب دواؤں سے زیادہ مفید ہے۔ اور یہ سچا ثابت ہو رہا ہے۔ بل دھارا میں اس کی قیمت کے مطابق ٹھوس اور پُر تاثیر ادویات ڈالی گئی ہیں۔ یہ دھوکا نہیں ہے

ہمارا مقابلہ کرنے کی ڈینگ مارنے والے اصل ادویات کو بڑے نام ڈال کر پبلک کو دھوکا دے رہے ہیں۔ ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں۔ کہ زمانہ جنگ سے پہلے کی ادویات اب وہ لوگ نہیں ڈال رہے ہیں۔ ان کے متعلق یہ شکایت ہر طرف سے سنی جا رہی ہیں۔

بل دھارا میں اصلی ادویات ہیں۔ اور یہ مقابلۃً زیادہ مفید بنائی گئی ہیں۔ پرکھنے والے اصحاب پرکھیں اور وہ کھوٹے نام کی آڑ میں کئے جا رہے دھوکے کو آسانی سے بھانپ سکیں گے۔ باوجود مہنگائی کے بھی بل دھارا کا نسخہ مکمل ہے۔ ہم بھی دھوکا کریں۔ تو بل دھارا کی قیمت ضرور کم کر سکیں۔ مہنگائی کے ہوتے بھی مہنگائی ہٹا دی جائے۔ تو سوائے اس کے کہ دوائی اور بھی نکمی بنا دی جاوے۔ اور کیا ہو سکتا ہے؟

صحت کی قدر کرنے والے

ہمیشہ اصلی اور فائدہ مند دوا طلب کرتے ہیں۔ دو چار پیسے کا فرق ان کی نظروں میں کوئی وقعت نہیں رکھتا مصیبت کے وقت دوا پُر تاثیر ہونی چاہیئے۔ دام چاہے کچھ ہوں یہ سب سمجھ سکتے ہیں۔ کہ دوائی کی اچھائی کا جسے دعویٰ ہو۔ اسے قیمت کم کرنے کی کیا ضرورت پیش آ سکتی ہے۔ قیمت کم کرنا اس بات کی نشانی ہے۔ کہ دوائی نکمی ہے۔

ہماری بنیاد کھوکھلی نہیں ہے

ہم اٹل رہینگے۔ ہمیں سچائی پر پورا بھروسہ ہے۔ ہم سونا دیتے ہیں اور ٹھیک دام لیتے ہیں۔ پبلک ہمارا ساتھ دے رہی ہے ہم پبلک کی کھرا اور کھوٹا پرکھنے کی داد دیتے ہیں۔ جو آزما چکے ہیں وہ دوسروں کو بتائیں جنہوں نے ابھی تک نہیں آزمایا۔ وہ

آزما کر دیکھیں

ہر قسم کی اندرونی و بیرونی دردوں کے لئے۔ ہاضمہ کی خرابیوں کے لئے۔ ہیضہ۔ پیٹ درد۔ قے۔ دست وغیرہ کیلئے اور زخم چوٹ موچ کے لئے ڈاکٹر بلدیو شرما بی اے آیوروید آچاریہ شاستری (پنجاب) ایم۔ این۔ ایم۔ ایس (برلن) ایم۔ آئی۔ پی۔ اے (دی آئینا) فرزند پنڈت ٹھاکر دت شرما وید (امرت دھارا) کی تیار کردہ

سے بڑھ کر گھریلو دوا اور کوئی نہیں ہے۔ ہر وقت پاس رکھیں اور ہر قسم کی مصیبت کے خطرے سے محفوظ رہیں۔

صرف ——— بل دھارا ——— خریدیں

——— باقی سب چھل دھارا ہیں ———

نوٹ:۔ یکم مارچ سے بل دھارا انعامی نمبر ہر ایک بل دھارا کی شیشی میں رکھا جاتا ہے۔ سینکڑوں روپے کے انعامی نمبروں کا یکم مارچ ۱۹۴۷ء کو اعلان کیا جاوے گا۔ انعامی نمبر سنبھال کر رکھیں۔

ایجنسی کے واسطے خط و کتابت کریں

دہلی ایجنٹ:۔ میسرز سراج کو (انڈیا) ۷ جہانگیر روڈ دہلی سیالکوٹ ایجنٹ:۔ میسرز لال شاہ پیارا لال گنج منڈی سیالکوٹ	سرگودھا ایجنٹ:۔ لنڈن ہاؤس سرگودھا جموں ایجنٹ:۔ شیخ جان محمد اینڈ سنز دوزہ جموں	لائلپور ایجنٹ:۔ پنجاب ویژن اینڈ جنرل سٹورز ریل بازار لائلپور لاہور:۔ کپور برادرز موتی منڈی لاہور

المشتہر:۔ منیجر بل دھارا فارمیسی ریلوے روڈ لاہور

دس انگریزی تبلیغی کتابیں تین روپیہ میں

اسلامی اصول کی فلاسفی مجلد۔ ۲۔ ہمارے پیارے امام کی پیاری باتیں ۔۔۔ ۱

نماز مترجم باتصویر	۔۔۔ ۴ ۔۔
سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے نظیر کارنامے	۔۔۔ ۴ ۔۔
دنیا کا آئندہ مذہب	۔۔۔ ۴ ۔۔
پیغام صلح و دیگر مضامین	۔۔۔ ۴ ۔۔
آسمانی پیغام	۔۔۔ ۴ ۔۔
دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ	۔۔۔ ۴ ۔۔
نظام نو دوسرا ایڈیشن مزید اضافے کے ساتھ	۔۔۔ ۴ ۔۔
تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپیہ کے انعامات	۔۔۔ ۲ ۔۔

جملہ دس کتابوں کا سیٹ معہ ڈاک خرچ تین روپے میں پہنچا دیا جائیگا۔

اے۔ عبد اللہ الہ دین سکندر آباد (دکن)

مگرمچھ کا گیلا نمکی چمڑہ

جو صاحب سپلائی کر سکتے ہوں۔ وہ اپنے نرخ اور دیگر شرائط کاروبار سے اطلاع دیں۔

ایس۔ اے۔ رحیم اینڈ کمپنی

۹۴ تھمبو چیٹی سٹریٹ۔ جی۔ ٹی۔ مدراس

حب مروارید عنبری!

یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے اور خاص کمزوریوں کو دور کرنیکا ایک اعلیٰ مجرب نسخہ ہے۔ مردوں کی مخصوص بیماریوں کا اصلی سبب بھی اعضائے رئیسہ کی کمزوری کا ہوتا ہے۔ تجربہ کرنے پر یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت یکصد گولیاں دس روپے علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ دواخانہ خدمت خلق قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن یکم اپریل آج دو شنبہ سے برطانیہ میں فیملی الاؤنس سسٹم کا آغاز ہو گیا ہے۔ اس سکیم کے ماتحت گورنمنٹ سر پہلے بچے کو چھوڑ کر باقی بچوں کے لئے پانچ شلنگ فی ہفتہ فی کس کے حساب سے الاؤنس دے گی۔ الاؤنس کی رقم ملنے کا سلسلہ ۶ اگست سے شروع ہو جائے گا۔ برطانیہ عظمے نے تحفظ قومی کی جو عظیم الشان سکیم تیار کی ہے یہ اس کی پہلی قسط ہے۔

نئی دہلی ۲ اپریل۔ برطانی کابینہ کے ارکان وفد ہز اکسی لنسی وائسرائے کے ہمراہ سر تیج بہادر سپرو کے مکان پر تشریف لے گئے۔ اور ان کے ساتھ ۴۵ منٹ باتیں کرتے رہے۔

کلکتہ ۲ اپریل ہز اکسی لینسی گورنر بنگال نے مسٹر حسین شہید سہروردی کو دعوت دی ہے۔ کہ وہ مجلس وزراء کی تشکیل کے معاملہ میں ان کی مدد کریں۔ مسٹر سہروردی نے اس دعوت کو قبول کر لیا ہے۔

لاہور ۲ اپریل۔ میاں عبد الحی سابق وزیر تعلیم پنجاب نے پھر وکالت شروع کر دی

لکھنؤ یکم اپریل۔ ۳۱ مارچ کو کاشی گنج میں فرقہ وارانہ فساد کے نتیجے کے طور پر ایک شخص ہلاک اور ۱۳ زخمی ہو گئے پانچ دوکانیں جل گئیں۔ کئی دوکانیں لوٹ لی گئیں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ زائد پولیس تعینات کر دی گئی ہے۔

لاہور ۲ اپریل۔ پچھلے دنوں سیالکوٹ کی پولیس نے ایک ہوٹل سے چند ڈاکوؤں کو گرفتار کیا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ملزمان نے میرٹھ۔ دہلی اور انبالہ سے لے کر لاہور تک کوئی چار وارداتیں کیں۔ ملزموں نے ایک ایک رات میں کئی کئی ڈاکے ڈالے۔ ۷ اشخاص گرفتار کئے گئے یہ ملٹری کے ڈسچارج شدہ ہیں۔ ان کے قبضہ سے ۱۲۶ ہتھکڑیاں۔ پستول۔ بارہ ہزار روپیہ کی کار ملی ہے

لنڈن ۲ اپریل۔ برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانیہ بلغاریہ کی نئی گورنمنٹ کو تسلیم نہ کرے گا۔ کیونکہ اس گورنمنٹ نے تین بڑے اتحادی لیڈروں کے اس مطالبہ کو پورا نہیں کیا۔ کہ گورنمنٹ میں مخالف پارٹیوں کے نمائندوں کو شامل کیا جائے گا۔

ایتھنز ۲ اپریل ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کو معلوم ہوا ہے کہ اہم یونان کے وزیر اعظم یونان نے آج اپنا استعفیٰ ریجنٹ کو پیش کر دیا۔

لنڈن ۲ اپریل۔ جنگی مجرموں کی حیثیت سے مزید ۴۰۰ جرمنوں کے خلاف مقدمات چلائے جائیں گے۔ اس وقت تک ۱۲۵۲ جرمن ماخوذ ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۲ اپریل۔ امریکی فوج نے کلکتہ میں ہزاروں ٹن اشیاء خوردنی (مچھلیاں اور پھل) تلف کر دیں۔ اگرچہ بنگال میں قحط کے باعث لوگوں کو اشیاء خوردنی کی اشد ضرورت لاحق ہے۔ ان اشیاء کو امریکہ واپس بھیجنے پر تلف کر دینے کو ترجیح دی گئی۔

لاہور ۲ اپریل، حکومت پنجاب کو اس وقت تک ، انتخابی عذرداریاں وصول ہو چکی ہیں۔

ماسکو ۲ اپریل مشہور روسی مصنف مسٹر الیکسی لینوف نے ایک اجتماع میں برطانیہ اور امریکہ پر الزام لگایا۔ کہ یہ دونوں ممالک سوویٹ یونین کے خلاف متحدہ محاذ بنانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ امریکہ اور برطانیہ کی زبردست خواہش ہے۔ کہ کسی نہ کسی طرح سوویٹ یونین کی بڑھتی ہوئی ہر دلعزیزی کی روک تھام کی جائے۔ اس لئے انہوں نے روس سے ایک قسم کی اعصابی جنگ شروع کر رکھی ہے۔ مگر تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ سوویٹ روس کے خلاف اس قسم کی تمام کوششیں ناکام رہی ہیں

نئی دہلی ۲ اپریل۔ آج مرکزی اسمبلی میں مسٹر جی۔ وی۔ دیش مکھ نے میرج کوڈ بل پیش کیا۔ جس کا مدعا یہ ہے۔ کہ ہندو عورتوں کو طلاق لینے کا حق دیا جائے۔ مسٹر دیش مکھ نے یہ بل پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندو عورتیں صدیوں سے مردوں کے جبر و تشدد کا شکار رہی ہوئی ہیں۔ انہیں حق ہونا چاہیئے کہ اگر ان کے خاوند ظالم، بداخلاق یا بیمار ہوں۔ تو وہ بھی طلاق حاصل کر کے دوسری شادی کر لیں۔ متعدد ہندو ممبروں نے اس بل کی حمایت میں تقریریں کیں۔ آخر میں یہ بل تقسیم آراء کے بغیر ہی منظور کر لیا گیا۔

لنڈن ۲ اپریل "نیوز کرانیکل" کے غیر ملکی مدیر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایک ملاقات کے دوران میں مسٹر جناح نے انہیں بتایا۔ کہ میں اپنے تئیں ہندوستانی خیال نہیں کرتا۔ ہندوستان کئی اقوام کا ملک ہے۔ ہمارا مطالبہ ایک قوم کے لئے ایک آزاد ریاست کا ہے۔ جب مسٹر جناح سے دریافت کیا گیا۔ کہ اگر کانگرس انہیں حکومت میں برابر کا شریک بنا لے۔ تو کیا وہ اس پر رضامند ہو جائیں گے۔ تو انہوں نے جواب دیا "بالکل نہیں۔ میں ان کے ساتھ منسلک نہیں رہنا چاہتا۔ ہم ایک دوسرے سے علیحدہ ہی نہیں ایک دوسرے سے متحارب بھی ہیں۔ ہمیں برطانیہ اکٹھے رہنے پر کیوں مصر ہے۔ ہم یکجا ہونے سے انکار کرتے ہیں۔ اگر ہمیں اکٹھے رہنے پر مجبور کیا گیا۔ تو برطانیہ یہ ارادہ اپنی سنگینوں کے زیر سایہ ہی پورا کر سکے گا۔"

کلکتہ ۲ اپریل۔ صدر کانگرس مولانا آزاد نے ایک بیان میں شکایت کی ہے کہ بنگال کے انتخابات میں مسلم لیگی امیدواروں کو سرکاری امداد دی گئی۔ یہی حال مرکزی اسمبلی اور دوسرے صوبوں کی انتخابات میں رہا۔

لوبن ۲ اپریل۔ جنوبی چین کی پرتگیز کی آبادی میکاؤ سے وطن کو لوٹنے والوں کے ایک معتبر ترجمان نے بتایا ہے۔ کہ آج کل وہاں چینی بھکاریوں کا گوشت کر دیے اور جگر بکتا رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ میکاؤ کی پولیس بڑی دوڑ دھوپ کے بعد یہ سراغ لگانے میں کامیاب ہو گئی کہ قحط زدہ چینیوں کی لاوارث لاشوں کو ایک جرائم پیشہ گروہ رات کی تاریکی میں اٹھا لاتا۔ جنہیں کاٹ کر ہوٹلوں اور نہایت مہنگے ریسٹورانوں میں بیچ دیا جاتا۔ پولیس کو شہر کے گرد و نواح میں کٹے ہوئے انسانی اعضاء کے بکثرت پائے جانے سے شک پڑ چکا تھا۔ اس لئے ہوٹلوں اور ریسٹورانوں کی نگرانی کی جانے لگی۔ اور انجام کار مجرموں کا گروہ گرفتار کر لیا گیا۔

نئی دہلی ۲ اپریل۔ ہندو مہاسبھا اور سناتن دھرم منڈل کے تقریباً دو سو ممبروں نے آج مرکزی اسمبلی کے باہر زبردست مظاہرہ کیا۔ یہ مظاہرہ ڈاکٹر دیش مکھ ہندو میرج بل کے خلاف تھا۔ جس کا مقصد شادی شدہ عورتوں کے لئے بعض خاص رعایتوں کا حصول ہے۔

لاہور ۲ اپریل سونا ۹۶/ روپے پونڈ ۶۷ روپے۔ چاندی ۱۶۲ روپے

قاہرہ ۲ اپریل وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر کوئی پارٹی ایسی گڑبڑ کرے گی۔ جس سے معاہدہ مصر و برطانیہ پر نظر ثانی کی گفت و شنید میں خلل پڑے۔ تو اسے سخت سزا دی جائے گی۔

نیویارک ۳ اپریل "نیویارک ٹائمز" میں ایک مکتوب شائع ہوا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ روس سیاسی اور اقتصادی مراعات کے لئے ایران پر دباؤ ڈال رہا ہے اور روس کی خواہش یہ ہے۔ کہ شمالی ایران میں اسے کچھ فوج رکھنے کی اجازت دی جائے۔

لنڈن ۲ اپریل نائب وزیر ہند مسٹر آرتھر ہینڈرسن نے دار العوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا۔ کہ لنکا میں کھیتوں میں کام کرنے والے ہندوستانیوں کے حق رائے دہندگی کے متعلق حکومت ہند اور لنکا میں مفاہمت ابھی تک نہیں ہو سکی۔

پٹنہ ۲ اپریل۔ کل مسٹر سری کرشن سنہا نے گورنر بہار کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں اپنے کابینہ وزراء کے ناموں کی فہرست پیش کر دی۔ یہ نام فہرست میں شامل کئے گئے ہیں۔ (۱) مسٹر انوگرہ